REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵　　شمارہ ۹

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- شکیل احمد طاہر، سید وسیم احمد عجب شبیر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۳ر تبلیغ (فروری)۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی تازہ اطلاعات کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے لنڈن میں خیریت سے ہیں اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

● — محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی اور برکتوں سے معمور طویل زندگی کے لئے احبابِ کرام دُعائیں جاری رکھیں۔

● — الحمد للہ پیشگوئی المصلح الموعودؓ کی صد سالہ تقاریب یہاں پورے اہتمام کے ساتھ منائی گئیں۔

● — جملہ درویشانِ کرام بخیریت ہیں۔ الحمد للہ ❖

Ahmadiyya Markazi Library
Acc. No
Qadian 143516

۱۷ر جمادی الثانی ۱۴۰۶ھ　　۲۷ر تبلیغ ۱۳۶۵ ہش　　۲۷ر فروری ۱۹۸۶ء

اسلام کی رُوح رنگ و نسل اور قومیت کی آلودگیوں سے پاک ہے

اسلام انسان کو تقویٰ، تذلّل اور خدمت کے مقام پر قائم کرتا ہے!

جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے ۳۵ ویں جلسہ سالانہ منعقدہ ۲۷ر تا ۲۹ر دسمبر ۸۵ء کیلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیارے عزیزو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمد للہ کہ جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ر دسمبر منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک لمحہ کو بے شمار برکتوں سے معمور فرمائے اور ہر فردِ جماعت کو اپنے غیر معمولی فضلوں سے نوازے۔

اللہ تعالیٰ نے کفار کے اس اعتراض کو کہ "اللہ تعالیٰ نے یہاں کے بڑے بڑے شہروں میں سے کیوں نہ کسی کو نبی بنایا"۔ اپنے پاک اور حکیم کلام میں ذکر فرما کر ہمیشہ کے لئے انسانی وساوس کو رد فرما دیا ہے کہ خدا تعالیٰ اُن کی مرضی کے مطابق ان پر امام مقرر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَھُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّکَ، کیا خدا کی رحمت کی تقسیم یہ لوگ کریں گے؟ قرآن کریم آغاز ہی میں ابلیس کے اس اعتراض کو ہمیشہ کے لئے مردود قرار دیتا ہے کہ مَیں فلاں سے بہتر ہوں اس لئے اس کی اطاعت کا پابند نہیں کیا جا سکتا۔

اسلام کی رُوح رنگ، نسل اور قومیت کی آلودگیوں سے پاک ہے اور شرق و غرب کی تمیز کو یکسر مٹا دیتی ہے۔ اسلام کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم شرق و غرب کے فرق کو مٹانے والا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپؐ کی اس شان کی گواہی اس شان کے ساتھ دی ہے کہ اُسے "قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا" کا اعلان کرنے کا حکم فرمایا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ کا جلالی پیغام اس موضوع پر حرفِ آخر کا حکم رکھتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ وَلَیْسَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰی۔ کہ اللہ کے نزدیک تم میں سے بزرگ وہی ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ تقویٰ شعار ہے۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی وجہِ فضیلت نہیں، مگر تقویٰ کے۔

اسلام انسان کو تقویٰ، تذلّل اور خدمت کے اس مقام پر قائم کرتا ہے جہاں کسی عُہدہ کی خواہش تو کجا اس کی سپردگی بھی اس کی رُوح کو لرزاں کر دیتی ہے۔ چنانچہ اُمتِ مسلمہ میں اہل اللہ کی ایسی مثالیں موجود ہیں جنہیں آج بھی اُمت عقیدت کے ساتھ یاد کرتی ہے۔ اُن کو جب کسی عُہدہ کی پیشکش کی گئی تو وہ کانپ اُٹھے۔ اور محض اس وجہ سے قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ ہم خود کو بنی نوعِ انسان کے حقوق کی ادائیگی کے اہل نہیں پاتے۔ اس وجہ سے کہیں خدا تعالیٰ کے حضور مجرم نہ ہو جائیں۔ چنانچہ اُنہوں نے کوڑے کھانے پسند کئے اور معمولی سے معمولی مزدوری کے کام کو ترجیح دی مگر سرداری کرنے اور عُہدہ لینے سے خوف کھایا۔

حضرت عمرؓ باوجود اس کے کہ اپنا دن رات اور اپنے وجود کا ذرہ ذرہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری میں قربان کر چکے تھے مگر پھر بھی یہ حال تھا کہ ڈرتے رہتے تھے کہ کہیں مجھ سے کسی کے حقوق کی ادائیگی میں کمی نہ ہو گئی ہو۔

پس یہ وہ سبق ہیں جو اسلام نے ہمیں سکھائے ہیں۔ وہ ہمیں خدمت کے اس مقام پہنچنے کی تعلیم دیتا ہے جہاں انسان کی رُوح اور اس کا دل خاک نشین ہو جاتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ اس کا رفع کرتا ہے۔ اور اس کو ایسی رفعتوں اور عظمتوں سے نوازتا ہے کہ رضوانِ یار کا تاج اُس کو عطا کیا جاتا ہے۔ اور وہ انسانوں کا سردار ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے پیاروں میں بھی شمار ہوتا ہے۔

قومی عصبیت اور عُہدہ کی طلب زمانۂ جاہلیت کے افکار تھے یا آج مغربیت کا زہر ہیں جن سے جماعتِ احمدیہ کلیتہً پاک ہے اور بیزار ہے۔ اور مَیں اُمید کرتا ہوں کہ جماعتِ احمدیہ ان سے اپنے دامن کو پاک رکھے گی اور ہمیشہ رضوانِ یار کی طلبگار رہے گی۔ ہماری ایک ہی منزل ہے اور ایک ہی مطمحِ نظر، جس کے حصول کے لئے ہر کوئی چھوٹا ہے یا بڑا، خادم ہے یا مخدوم، ایک ہی راہ پر گامزن ہے۔ اور ایک ہی دین

(باقی دیکھئے صـ۹ پر)

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۷ تبلیغ ۱۳۶۵ ہش

عالمگیر رُوحانی اور اخلاقی فتوحات کا سلسلہ

صلح حدیبیہ کے موقعہ پر فیصلہ ہوا تھا کہ عرب قبائل میں سے جو چاہے فریقین میں سے کسی ایک کے ساتھ مل جائے۔ دس سال تک جنگ نہیں ہوگی۔ حالات ایسے ہوں گے کہ ایک فریق دوسرے پر حملہ کر کے معاہدہ کو توڑ دے۔ قریش اور بنو بکر نے مل کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف قبیلہ خزاعہ پر حملہ کر کے معاہدہ کو توڑ دیا۔ جس کے نتیجہ میں مکہ فتح ہوگیا۔ مشرکین مکہ کا بھی عقیدہ تھا کہ حدود حرم اور بیت اللہ میں قتل و غارت حرام ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے خزاعہ کو قتل کیا اور خود اپنے ہی عقیدہ کے خلاف فعل کا ارتکاب کیا۔

بنظر غائر دیکھنے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ میں بھی کچھ ایسی ہی صورت حالات دکھائی دیتی ہے۔ جلال اور جمال کے فرق کے ساتھ۔ پاکستان مسلمانوں کے تمام فرقوں نے اتحاد کر کے اور باہمی تعاون سے بنایا تھا۔ اگر سب فرقوں کا مع جماعت احمدیہ تعاون نہ ہوتا تو پاکستان نہ بنتا۔ گویا یہ ایک طرح صلح حدیبیہ کی طرز کا معاہدہ تھا جس میں سب کے حقوق محفوظ تھے۔ کفر و ارتداد کے فتاوے تو شیعہ، سُنی، بریلوی، دیوبندی علماء کے ایک دوسرے کے خلاف پہلے سے ہی موجود ہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ مسٹر ضیاء الحق کی حکومت کے بدنام زمانہ آرڈیننس نمبر ۲۰ مجریہ ۲۸ اپریل ۱۹۸۴ء نے جماعت احمدیہ کے تمام مذہبی حقوق چھین کر معاہدہ کو توڑا ہے۔ اور دوسری جانب خود اپنے ہی عقیدہ کے خلاف کلمہ طیبہ کی مخالفت پر اتر آئے۔ مگر جماعت احمدیہ نے اُن کی یہ بات تسلیم نہیں کی۔ اور ایک مقابلہ جاری ہے۔ کلمہ طیبہ کا ورد کرنے اور بیج لگانے کی پاداش میں پاکستان میں احمدیوں کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑ رہی ہیں۔ احمدیوں پر اس سلسلہ میں مقدمے چلائے جا رہے ہیں۔ سزائیں دی جا رہی ہیں۔ جس کا ثبوت "بدر" کی اشاعت ہذا میں قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں گے۔

اس مقابلہ کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کی عالمگیر سطح پر اخلاقی اور روحانی فتوحات کا عظیم الشان سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ غلبۂ اسلام کی صورت اختیار کرلے گا۔ کیونکہ یہ جمالی دور ہے۔ اور اس غلبۂ اسلام کا تعلق تیر و تفنگ سے نہیں ہے ؎

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

پہلی عالمگیر رُوحانی اور اخلاقی فتح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا "وفات مسیح" پر وہ عظیم الشان چیلنج اور مؤکد بعذاب حلف ہے جس کے مقابل پر صدر پاکستان مسٹر ضیاء الحق اور اُن کے ہمنوا علماء اور اُن کے آقا عیسائی سب لاجواب اور بے بس دکھائی دیتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"احمدیوں کو مارنے کی بجائے ایک مرے ہوئے کو زندہ کر کے دکھا دو میں جماعت احمدیہ کی طرف سے چیلنج دیتا ہوں کہ اس بات پر جھگڑا ختم ہو جاتا ہے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تم نے زندہ اتار دیا تو خدا کی قسم میں اور میری ساری جماعت سب سے پہلے بیعت کرے گی ...... میں اُس خدا کی عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان اور تمام احمدیوں کی جان ہے کہ اگر واقعتاً عیسیٰ زندہ ہے اور ہم جھوٹے ہیں تو ہم سب کو ہلاک کر دے۔ اور تباہ و نابود کر دے۔ مگر خدا کی قسم عیسیٰ مر چکا ہے اور اسلام زندہ ہے۔"

(تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بر موقعہ جلسہ سالانہ لندن، رپورٹ ۱۹۸۵ء)

آسمانی صحیفوں میں چودھویں صدی میں مسیح کا آنا ضروری تھا۔ مگر اب پندرھویں صدی جاری ہے۔ اب دو ہی راستے ہیں۔ یا تو بالمقابل مسٹر ضیاء الحق کی قیادت میں دیوبندی۔ ندوی اور مودودی علماء "حیات مسیح" پر مؤکد بعذاب حلف اُٹھائیں۔ اور یا مسیح کو اُتار لائیں۔ اور تمام احمدیوں سے بیعت کروالیں۔ مگر یہ نہ تو اکثریت کے خوف سے مسیح کی وفات کا اقرار کر سکتے ہیں نہ حلف اُٹھانے کی جرأت کر سکتے ہیں ؎

جو دل صنم خانہ میں بُت سے لگا چکے
وہ کعبتین چھوڑ کر کعبہ کو جا چکے

دُوسری رُوحانی اور اخلاقی عالمگیر فتح اقوام متحدہ کے اس پینل کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے جس نے پاکستان کے بدنام زمانہ آرڈیننس نمبر ۲۰ مجریہ ۲۸ اپریل ۱۹۸۴ء کو بنیادی انسانی حقوق، شخصی آزادی، آزادئ ضمیر، آزادئ مذہب اور آزادئ اظہار خیال کے سراسر منافی قرار دیا۔

تیسری عالمگیر روحانی اور اخلاقی فتح جماعت احمدیہ کو پیشگوئی مصلح موعود کی صد سالہ تقاریب سالانہ کے سلسلہ میں حاصل ہوئی ہے۔ کیونکہ قبل از ولادت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پسر موعود کی بشارت دی کہ نو سال کے اندر پیدا ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ من وعن ایسا ہی منصۂ ظہور پر آگیا۔ اور اس کے مقابل پر ایک سو سال گزرنے کے باوجود کسی مذہبی لیڈر کو اس قسم کا نشان پیش کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ بعض لوگ مثلاً پنڈت لیکھرام اور مولوی سعد اللہ لدھیانوی اور بعض دوسرے لوگ جو اس وقت مقابل پر آئے وہ لاولد ہو کر فوت ہو گئے اور پیشگوئی میں بطور چیلنج پہلے سے یہ الفاظ موجود ہیں کہ:-

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

ایک سو سال کا عرصہ گزر گیا ہے کسی کو بھی مقابلہ کی جرأت نہیں ہوئی۔ پس یہ تیسری عالمگیر رُوحانی اور اخلاقی فتح ہے جو سال ۱۹۸۶ء میں جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

بہرحال فتح مکہ اور غلبۂ اسلام میں مماثلت ضرور ہے مگر دورِ جلالی اور دورِ جمالی کو ملحوظ رکھ کر۔

عبدالحق فضل قائم مقام مدیر

شمس و قمر بھی اس کے حق میں گواہ ٹھہرے

غفلت کی اوڑھے چادر سوتا رہا زمانہ
دیتا رہا صدائیں بستی میں اِک دیوانہ
دُنیا میں چار سُو وہ کرتا رہا منادی
علم و رُشد کا سب کو دیتا رہا خزانہ
پیشم وا کئے تھے وہ پا گئے حقیقت
ماضی کے تذکروں میں اُلجھا رہا زمانہ
شمس و قمر بھی اس کے حق میں گواہ ٹھہرے
جو آنکھ کے تھے اندھے کرتے رہے بہانہ
کیوں تشنگی کے مارے اب بھی بھٹک رہا ہے
بڑھ کر اُٹھا لے ظالم لبریز ہے پیمانہ
ہر سمت ہو رہی ہے نُوروں کی اس کی بارش
سرسبز ہو رہا ہے مدت سے یہ ویرانہ
قربان کر چکے ہیں عزت و وقت و دولت
پہچان تک بھی جاہر گر جاگ سا لے زمانہ

(رشید چوہدری۔ لندن)

Ahmadiyya Markazi Library Acc. No. Qadian 5516

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ ؍ فتح ۱۳۶۴ ہش / ۶ ؍ دسمبر ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔

(قائمقام ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا :-

"پچھلے چند خطبے اقام الصلوٰۃ کی طرف توجہ دینے کے لئے وقف کئے گئے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام دنیا میں جو اطلاعیں مل رہی ہیں ان خطبات کا بہت نیک اثر ظاہر ہوا ہے اور انتظامات کی طرف سے بھی یہی اطلاعیں ہیں اور انفرادی طور پر بھی کہ بکثرت ایسے نوجوان جو نمازوں میں سست تھے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے انہماک اور توجہ سے نماز ادا کرنے لگ گئے ہیں اور وہ جو نہیں پڑھتے تھے وہ پڑھنے لگ گئے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ

تربیت کا مسئلہ اتنا آسان نہیں

جتنا بعض لوگ اسے سمجھ لیتے ہیں باوجود اس کے کہ بار بار کوشش کی جاتی ہے کوشش میں ذرا سی بھی کمی واقع ہو جائے یا وہ محرکات پیچھے ہٹ جائیں جن کے نتیجے میں ایک بات ظاہر ہوتی ہے تو انسانی فطرت میں ایک کمزوری ہے کہ وہ نیکیوں سے بھی پیچھے ہٹنے لگ جاتی ہے۔

چنانچہ رمضان شریف عبادت کو جتنا بلند مقام عطا کر جاتا ہے اگر انسانی طبیعت میں اسے قائم رکھنے کا خاصہ ہوتا یہ طاقت ہوتی کہ اسے سمیٹ لے اور جمٹ کے بیٹھ جائے تو ناممکن تھا کہ رمضان شریف کے دوسرے یا تیسرے مہینے مسجدوں کا وہ حال ہو جاتا جو ہمیں نظر آتا ہے اور دل کو تکلیف دیتا ہے کہاں نماز رمضان کی رونقیں اور کہاں رمضان کے بعد کی مسجد کی حالت حالانکہ جس خدا سے تعلق کے اظہار کے طور پر مومن مسجد میں جاتا ہے وہ خدا تو اسی طرح اس کا منتظر رہتا ہے اسے تو کوئی زوال نہیں، اور وہ بھی اسی طرح وہ خدا اور اس کی محبت کی طلب کرتا ہے جس طرح ایک محبوب اپنے پیارے کی محبت طلب کرتا ہے تو

کبھی اس محبت میں انتہا کر دینی

اور کبھی اتنا پیچھے ہٹ جانا کہ گویا واسطہ ہی کوئی نہیں تھا واقفیت ہی کوئی نہیں تھی۔ یہ رمزیں تو عاشقی کی رمزیں نہیں ہیں۔

پس مومن کو جہاں سمجھانے کی ضرورت ہے وہاں یہ سمجھنے کی بھی ضرورت ہے خود یعنی اس مومن کو جو تربیت کا کام کرتا ہے وہ میری مراد ہے جہاں اس کو آگے یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرتے وقت استقلال اور صبر سے کام لینا چاہیئے اور وقتی نیکیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں نیکیوں کی ذات میں دوام کا معنی پایا جاتا ہے۔ قرآن کریم الصالحات کے ساتھ الباقیات کا ذکر فرماتا ہے الصالحات الباقیات

الباقیات الصالحات

یعنی جس طرح بھی اس کو بیان کریں دونوں کے درمیان ایک بندھن ہے کہ باقی رہنے والی چیز ہی اصل میں صالح ہے صالح ہی وہ چیز ہے جو باقی رہا کرتی ہے باقی چیزیں مٹ جایا کرتی ہیں تو نیکیاں بھی اگر ان میں بقا نہ پیدا ہو اگر ان میں دوام نہ آئے تو وہ کوئی مستقل نتیجہ پیدا نہیں کیا کرتیں اسی لئے سوسائٹی پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمارے نزدیک وہی نیکیاں نیکیاں ہیں جو قومی قوت کا موجب ہیں جن میں دوام آگیا ہے جو ہمیشہ کے لئے اپنی ذات میں قائم ہو گئی ہیں اور نماز کے ساتھ قیام کا لفظ اسی لئے بار بار بولا گیا بار بار استعمال ہوا کہ نماز ہے ہی وہی جو قائم ہو چکی ہو جو نماز قائم نہ ہوئی ہو آئی اور گزر گئی کھڑی ہوئی اور پھر گر گئی قرآن کریم کی اصطلاح میں اس کو نماز نہیں کہا جاتا۔

پس یہ خوشی کی بات تو ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بکثرت جماعت کی توجہ نمازوں کی طرف مبذول ہوئی ہے اور جو پہلے کم پڑھتے تھے وہ زیادہ پڑھنے لگے

جو نہیں پڑھتے تھے وہ پڑھنے لگ گئے خوشکن خبر ہے

کوئی شک نہیں لیکن اس کے پس منظر میں کچھ تکلیف دہ چیزیں بھی نظر آرہی ہیں۔ جو پڑھتے تھے انہوں نے چھوڑی کیوں تھی جو زیادہ پڑھتے تھے انہوں نے کم کیوں شروع کر دی اور اگر ایک دفعہ ایسا ہوا ہے تو کل کیوں نہیں ہو گا اس کی فکر کرنی چاہیئے یہ بات سمجھانے کی ضرورت ہے اور خود یہ سمجھنے کی ضرورت ہے مذکر کو کہ جب تک میں مستقلاً خود نصیحت پہ دوام اختیار نہیں کروں گا اس قسم کے دردناک واقعات ہوتے ہی رہیں گے۔ میرا کام ہے نہ صرف یہ کہ پیغام پہنچانا بلکہ اس پیغام کو زندہ رکھنا مسلسل یاد دلاتے چلے جانا۔

چنانچہ قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے فذکر انما انت مذکر نصیحت کر اور نصیحت کرتا چلا جا انما انت مذکر تو ہے ہی نصیحت کرنے والا۔ تیری دائمی صفت ہے کہ تو نصیحت کرتا ہے اور نصیحت کرتا چلا جاتا ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا نام مذکر بتاتا ہے کہ نصیحت وہی ہے جو دوام پکڑ جاتی ہے نہ صرف یہ کہ نیکیوں کو دوام ہونا چاہیئے بلکہ جو نیکیاں قائم کرنے والے لوگ ہیں وہ اپنی نصیحت کو بھی دوام بخشتے ہیں اور تھکتے نہیں اور بار بار کہتے چلے جاتے ہیں اور کہتے چلے جاتے ہیں۔

پس تنظیموں کو میں توجہ دلاتا ہوں اور انفرادی طور پہ ان دوستوں کو بھی

جو خدا تعالیٰ کے فضل سے خود نمازوں پر قائم ہو چکے ہیں

اور دائم ہو چکے ہیں اور محافظ ہو چکے ہیں کہ وہ دوسروں کی نمازوں کو بھی قائم کریں ان کو حفاظت کے معیار تک پہنچائیں اور دوام بخشیں اور جب تک یہ نہیں ہوتا وہ نہ تھکیں نہ ماندہ ہوں ہرگز پیچھے نہ ہٹیں مستقل محنت کے ساتھ کام کریں یہاں تک جب نمازیں خود اپنی ذات میں قائم ہو جائیں گی جب قومی اصطلاح کے مطابق انہیں دوام آجائے گا ان کی حفاظت ہو جائے گی پھر وہ آزاد ہیں پھر وہ آزاد ہیں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کو کوئی کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچ سکتا دوسرا اس بات کا پہلو یہ ہے کہ جب ایک بھوکے آدمی کے کان میں یہ آواز پڑتی ہے کہ

برتن لگ گئے

تو خوشی تو ہوتی ہے لیکن اس سے بہتر آواز یہ ہے کہ کھانا لگ گیا ہے برتن لگنا بھی اچھی بات ہے کیونکہ اس سے کھانے کے قریب کی خوشبو آنے لگتی ہے لیکن جب کھانا لگ جائے تو ایک بھوکے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی آواز نہیں تو جب یہ اطلاع ملتی ہے کہ نمازیوں سے مسجدیں بھر گئیں ہیں تو یہ اطلاع ایسی ہے جیسے کہا جائے کہ برتن لگ گئے ہیں جب تک نمازیں نہیں بھرتیں اور خدا کے پیار اور اس کی محبت سے اور ان

کے عرفان سے اور اس کی حمد سے، اس کی ثناء سے جب تک یہ نمازیں بھر نہیں جاتیں اس وقت تک یہ آواز وہ آواز بہر حال نہیں ہے کہ کھانا لگ گیا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اکثر نمازی دنیا کے بدقسمتی سے اپنی اکثر نمازوں کے لحاظ سے خالی برتن لئے پھرتے ہیں اور بعض نمازی جو باقاعدہ نماز پڑھنے والے ہیں ایک بھی نماز کا ناغہ نہیں کرتے بدقسمتی سے ان کی اکثر نمازیں بھی خالی برتنوں کی طرح ہوتی ہیں اور اس کی کئی وجوہات ہیں ان وجوہات کو سمجھنا چاہیئے ان کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور نماز کی حفاظت کا یہ بھی حصہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ

خالی نماز ایک بے حفاظت چیز ہے

اور وہ فائدے نہیں بخش سکتی جو ایک بھری ہوئی نماز کے فوائد ہوتے ہیں اور ان مقاصد کو حل نہیں کرتی جو مقاصد ایک بھری ہوئی نماز سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ بھری ہوئی نماز سے کیا مراد ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نماز بھرنی چاہیئے اور ان مطالب سے نماز بھرنی چاہیئے جو نماز کے الفاظ میں موجود ہیں جب ہم الفاظ ادا کرتے ہیں تو چونکہ بہت سے لوگ نماز کے مطلب سے ہی بے خبر ہوتے ہیں یعنی معنی سے ہی بے خبر ہوتے ہیں اس لئے وہ بیچارے الفاظ کہہ جاتے ہیں لیکن پتہ نہیں لگتا کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا اس مضمون کو اس کی میں تکرار نہیں کرتا مگر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ باجماعت نماز کے بعد نماز کے معانی سکھانے اور مطالب سکھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ معانی سے میری مراد یہ ہے کہ سادہ معانی اور مطالب سے میری مراد یہ ہے کہ معنوں کے اندر جو گہرے مضمون پائے جاتے ہیں ان سے آگاہ کیا جائے اور یہ کام بچپن سے شروع کرنا چاہیئے۔

بچپن میں اگر آپ نمازیں معانی کیساتھ اور مطالب کیساتھ

ازبر کروادیں تو بچے کا ذہن اتنا گہرا اثر اور نقش قبول کرتا ہے کہ وہ پھر مٹ نہیں سکتا۔ ہمیشہ کے لئے اس کے لئے ایک رستہ کھل جاتا ہے ترقی کا اور اس رستے پر اب چلنا یا نہ چلنا اس کا کام ہے مگر رستہ بہر حال اسے میسر آجاتا ہے بڑے آدمی پر محنت بھی بہت زیادہ کرنی پڑتی ہے اور جو محنت کی جائے اس کا نتیجہ اتنا اچھا نہیں نکلتا جتنا بچے پر محنت کرنے کا نتیجہ نکلتا ہے لیکن بہت سے ایسے بچے ہیں جو اس عمر سے گزر بھی چکے اور کسی نے ان کو نماز نہیں سکھائی۔ یعنی اس کے معانی نہیں بتائے اس کے مطالب سے آگاہ نہیں کیا اور جوانی کے دور میں داخل ہو گئے ہیں۔ بہر حال ان پر جوانی میں محنت کرنی پڑے گی اور ایسے بوڑھے بھی ملیں گے۔ جو جوانی سے گزر کر بڑھاپے میں داخل ہو گئے اور نماز کے معانی سے ناآشنا ہیں ان پر بڑھاپے میں محنت کرنی پڑے گی اور جتنی عمر بڑھتی چلی جائے گی اتنی آپ کو زیادہ محنت کرنی پڑے گی تو یہ چونکہ ایک نسل کا کام نہیں ہے ایک دور کا کام نہیں ہے قیامت تک کے لئے اپنی نسلوں کی حفاظت کی ذمہ داری خدا تعالیٰ ہم پر ڈالتا ہے۔ اس لئے اسے آج شروع کریں کل آپ کے بزرگوں نے جو آپ پر محنت کی تھی اس کا پھل آپ آج کھا رہے ہیں کل کے بچوں پر آپ نے محنت کرنی ہے اور کل کی آنے والی نسلوں کو آپ نے پھل عطا کرنے ہیں اس لئے بزرگوں کا شکریہ ادا کرنے کا ایک یہ طریق ہے بڑوں کی محنت کی شکریہ کا ایک یہ طریق ہے کہ آپ آئندہ

اُن کے فیض کو جاری کردیں

دوسرا پہلو نمازوں سے بھرنے کے متعلق یہ ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم نہ ہو اور نماز کا مقصد واضح نہ ہو اس وقت تک مطالب معلوم ہونے کے باوجود بھی نماز بھرے گی نہیں پھل بعض دفعہ موٹا بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن پکتا نہیں تو جو لذت پکے ہوئے پھل کے کھانے میں حاصل ہوتی ہے اگر اس کچے پھل پر آپ منہ ماریں تو بالکل اس کا برعکس نتیجہ نکلتا ہے بعض پھل ایسے ہیں جو پکنے کے بعد نہایت شیریں ہو جاتے ہیں اور رس سے بھر جاتے ہیں اگر کچے کھائے جائیں تو نہ صرف یہ کہ شدید تکلیف پہنچتی ہے بلکہ بعض دفعہ

حواس لگ جاتے ہیں اس لئے نماز کو مطالب سے پڑھنا صرف کافی نہیں جب تک اللہ تعالیٰ کی محبت کا رس اس میں داخل نہ ہو جائے ان مطالب میں اس وقت تک ان مطالب میں مزا نہیں آسکتا اور نماز کے ساتھ ایک ذاتی لگاؤ پیدا نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کا مقصد وصل بیان فرماتے ہیں فرماتے ہیں کہ یہ تو ایک سواری ہے جس پر بیٹھ کر انسان اپنے محبوب کی طرف جاتا ہے اور ہر دفعہ ہر سفر کا مقصد اس سے ملاقات ہے پس اگر آپ پانچ نمازیں پڑھتے ہیں تو

پانچ دفعہ خدا تعالیٰ کی ملاقات

کے لئے روانہ ہوتے ہیں نماز کی سواری پہ بیٹھ کے اگر چھ نمازیں پڑھتے ہیں تو چھ دفعہ روانہ ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ نوافل پڑھ لیتے ہیں تو اتنی ہی دفعہ آپ خدا کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس مضمون کو احسان کی تفسیر کے طور پر بیان فرمایا۔ فرمایا احسان کیا ہے اس طرح نماز پڑھنا کہ گویا تو خدا کو دیکھ رہا ہو یعنی وصل کی اور کیا تعریف ہے نہ صرف خدا کے حضور حاضر ہو بلکہ اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر اتنی توفیق نہیں ملتی اس مقام تک نہیں پہنچتے تو کم سے کم اتنا تو ہو کہ گویا خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ ایسی نمازیں اصل وہ نمازیں ہیں جو بھرتی ہیں مضمون کے ساتھ اور شیریں پُر لذت مضمون سے بھر جاتی ہیں کیونکہ جب جس شخص کو آپ مخاطب کر رہے ہیں اور اس کی ثناء اور اس کی تسبیح کر رہے ہیں۔

اس کی حمد کے گیت گا رہے ہیں

اگر وہ سامنے موجود ہو اور آپ کو احساس ہو کہ وہ سن رہا ہے۔ پھر آپ کی اس تعریف اس حمد و ثناء میں ایک خاص لذت پیدا ہو جائے گی۔ اور اگر اس کی حاضری کا احساس نہ ہو یا یہ بھی احساس نہ ہو کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے تو یہ ساری چیزیں بے معنی ہو جائیں گی۔ وہی الفاظ آپ کروڑوں دفعہ بھی زندگی میں دہرائیں ان کے کوئی معنی نہیں ہوں گے۔ یعنی مطلب سمجھنے کے باوجود بھی وہ نتیجہ خیز نہیں ہوں گے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی طرف بار بار توجہ دلاتے ہیں اور وصال نہ ہونے کی دوری بتاتے ہیں وصال نصیب کیسے ہوتا ہے اس کا علاج کیا ہے اگر نصیب نہ ہو تو۔ فرماتے ہیں جب تک خدا کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک وہ خود وصال عطا نہ کرے کوئی وصال کو حاصل نہیں کر سکتا۔

پس اس معنوں کی رو سے احسان کا ایک اور معنی بھی سمجھ آگیا یعنی کیوں اسے احسان کہا گیا لقا کا نام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے احسان بیان فرمایا ہے اس کا ایک عارفانہ نقطہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ اس لئے کہ خدا کے احسان کے بغیر وصال نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے احسان۔ اللہ کا احسان ہے جب بندے پر ہو جائے تو اس کی

نمازوں میں خدا نظر آنے لگ جاتا ہے

ایک اور طریق سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون کو بیان فرماتے ہیں کہ نمازوں کو وہاں تک آگے بڑھاؤ وہاں تک نمازوں پر محنت کرو کہ وہ جو سنتا ہے وہ بولنے لگ جائے یعنی خدا اور بندے کے تعلق میں پہلے تو یکطرفہ مناجات کا تعلق قائم ہوتا ہے نمازوں کے ذریعہ اور جب وہ تعلق بڑھتا چلا جاتا ہے اور بندہ انسان اس کے حضور گزارشات کرتا چلا جاتا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ پھر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ وہ جو سنتا ہے وہ بولتا بھی ہے پھر وہ جواب بھی دیتا ہے تو اس طرح لقا کا مضمون مکمل ہو جاتا ہے وہ سامنے آ کھڑا ہوتا ہے اتنی پہلے کبھی یہ احساس کرا دیتا ہے گا کہ گویا

گریا تا منہ ہے۔ پھر جب اس کی صفات کے گیت گاؤ گے پھر وہ یوں محسوس ہوگا جیسے واقعتاً وہ کھڑا ہے اور تمہیں دیکھ رہا ہے اور بعد ازاں وہی وجود بولنے لگ جائے گا۔ اور اپنے کلام سے اپنے وجود کا ثبوت دے گا یہ سب کچھ کیسے حاصل ہو سکتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"جب تک خدا کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا اور جب وہ خود وصال عطا نہ کرے کوئی وصال کو حاصل نہیں کر سکتا۔ طرح طرح کے طوق اور قسما قسم کی زنجیر انسان کی گردن میں پڑے ہوئے ہیں"

اب اس سے آپ اندازہ کریں کہ نماز کو قائم کرنا در حقیقت کتنی محنت کا کام ہے اور ہونا بھی چاہیئے۔ دنیا کے ادنیٰ ادنیٰ مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے انسان کو محنت کرنا پڑتی ہے بغیر محنت اور کوشش کے وہ نہیں حاصل ہوتے اس لئے یہ تصور کر لینا کہ نماز میں کھڑے ہو گئے اور آپ نے اپنی پوری کوشش تمام کر دی اور جو حق تھا ادا کر دیا کیونکہ آپ نے وضو کیا اور نماز میں جا کے کھڑے ہو گئے۔ اور نتیجہ نہیں نکلا اور پھر اس کی ذمہ داری کس پر ڈالی جاتی ہے اللہ تعالیٰ پر نعوذ باللہ۔ کہتے ہیں ہم تو چلے گئے تھے خدا نے آگے سے جواب ہی نہیں دیا ہم تو گئے تھے لیکن ہمارے دل میں کوئی نیکی پیدا نہیں ہوئی کوئی لذت محسوس نہیں ہوئی کوئی نتیجہ نہیں نکلا ایک دوڑ کے مقابلے کے لئے دنیا میں لاکھوں لاکھ انسان دن رات مشقتیں کرتے ہیں کہ وہ عالمی چیمپین بنیں اور سو گز کی دوڑ میں آگے آجائیں اور اس ایک مقصد کے حصول کے لئے جو دیکھنے والے ہیں ان کو تو یہی نظر آتا ہے کہ وہ دوڑ پڑا ہے اور بڑا اچھا دوڑا ہے لیکن جو شامل ہوتے ہیں دوڑ میں ان کو پتہ ہوتا ہے کہ

کتنی لمبی محنت کی ضرورت ہے

اور کن محنتوں کے بعد بسا اوقات اپنے ضلع کا اول کھلاڑی بھی بن جائے تو یہ بھی ایک بڑی غنیمت ہے اور بعض ممالک کے کھلاڑی سارے سال یا کئی سالوں کی محنت کے بعد اس مقام پر بھی نہیں پہنچتے کہ وہ اپنے ملک کی ٹیم میں شامل ہونے کے اہل قرار دیئے جائیں۔ اور پھر وہ جو اہل قرار دیئے جاتے ہیں وہ عالمی چیمپین شپ میں داخل ہوتا تو درکنار ایسے مقابلے میں ہی ختم ہو جاتے ہیں جس کے نتیجے میں ان کو داخلے کی اجازت مل سکتی ہے تو دیکھنا اور بات ہے علم حاصل ہونا اور بات ہے کہ فلاں آدمی فرسٹ آگیا اول آیا بڑا اچھا دوڑا تھا۔ اور جد و جہد کر کے اس مقصد کو حاصل کرنا ایک بہت بالکل الگ بات ہے۔ تو نمازوں کو کیوں اتنا آسان سمجھا گیا ہے کہ اس میں کوئی محنت کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ کائنات کا سب سے بلند تر مقصد ہے۔

بلند ترین مقصد

ہے یعنی حصول باری تعالیٰ لقاء باری تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ مل جائے اور اس کا لقا حاصل ہو جائے اس مقصد کی اہمیت لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وضو کیا اور نماز میں کھڑے ہو گئے۔ اور خدا مل گیا بات ختم ہو گئی یہ ہو ہی نہیں سکتا یہ خدا تعالیٰ کے کارخانۂ قدرت کے خلاف ہے اس نے جو نظام قدرت جاری کیا ہے اس کے بالکل برخلاف بات ہے۔ جتنا بڑا مقصد ہو اتنی بڑی محنت کی ضرورت ہوتی ہے قرآن کریم فرماتا ہے۔

یَاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ

اے وہ انسان جو خدا کی طرف محنت کر رہا ہے اور بڑی شدید محنت کر رہا ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ۔ چونکہ تو نے انتہا محنت کر رہا ہے اس لئے بالآخر ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں کہ تو اپنے خدا کو پالے گا۔ اس کی ملاقات کرے گا۔ تو نماز کو جو ادا کرتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ اس مطلب کو سمجھیں اس مقصد کو سمجھیں اور محنت اس کے مطابق کریں یہ سمجھیں کہ چند نمازوں سے خالی خولی مسجد پہنچ کر کھڑے ہو جانے سے مطلب حاصل ہو جائے گا۔ کچھ نہ کچھ فوائد ضرور حاصل ہوں گے یہ محسوس ہونے لگ جائے گا کہ ہم نسبتاً خدا کے زیادہ قریب ہو رہے ہیں کچھ نہ کچھ اور فوائد بھی حاصل ہوں گے اور یہ محسوس ہونے لگ جائے گا کہ ہم نسبتاً بہتر انسان بنتے رہے ہیں ہمارا ضمیر جاگ رہا ہے

ہمارا نفسِ لوامہ پہلے سے زیادہ طاقتور ہو رہا ہے

ہماری برائیوں اور بدیوں پر زیادہ سختی سے نگرانی کر رہا ہے اللہ کے ذکر کا کہیں کہیں لطف بھی آنے لگ گیا ہے لیکن یہ تو بہت لمبے مقامات ہیں یہ میں نہیں کہتا کہ بہت محنت کے بعد اچانک پھل ملے گا مرا مطلب صرف یہ ہے کہ بہت محنت کرنی پڑے گی۔ بہت لمبی جد و جہد کرنی پڑے گی۔ ہر منزل پر کچھ نہ کچھ خدا کے قرب کی خوشبوئیں ضرور آتی رہیں گی۔ کچھ نہ کچھ نماز کے فائدے ضرور حاصل ہوں گے لیکن اصل مقصد تک پہنچنے کے لئے بہت بڑی محنت کی ضرورت ہے۔ "قسما قسم کی زنجیر انسان کے گردن میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ بہترا چاہتا ہے کہ یہ دور ہو جاویں پر وہ دور نہیں ہوتے باوجود انسان کی خواہش کے کہ وہ پاک ہو جاوے نفس لوامہ کی لغزشیں ہو ہی جاتی ہیں"

کیسا عظیم کلام ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی قرآن کریم کی ایسی ایسی عظیم الشان تصویریں آپ کے ایک ایک جملے میں کہ انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ "نفس لوامہ کی لغزشیں ہو ہی جاتی ہیں" مطلب یہ ہے کہ نفس لوامہ جو انسان پر خدا تعالیٰ نے نگہبان مقرر کر رکھا ہے کہ جب کوئی برا خیال آئے جب کوئی بدی کا ارادہ کرے وہ توجہ دلائے اور وارننگ دے۔ اور وہ دیتا ہے ہمیشہ لیکن ان لوگوں میں بھی جو نہیں چاہتے کہ بدی میں مبتلا ہوں۔ بعض موقعوں پر نفس لوامہ لغزش کھا جاتا ہے اور اس کی آواز کمزور ہو جاتی ہے یا دب جاتی ہے۔ خواہش کے تلے تو فرمایا کہ یہ

نفس لوامہ کی لغزشیں پھر بھی ساتھ لگی رہتی ہیں

پس گناہوں سے پاک کرنا خدا کا کام ہے اس کے سوائے کوئی طاقت نہیں جو زور کے ساتھ تمہیں پاک کر دے۔ پس پاک جذبات پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ نے نماز رکھی ہے نماز کیا ہے ایک دعا جو درد، سوزش اور حرقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے تاکہ یہ بد خیالات اور برے ارادے دفع ہو جائیں اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جاوے۔

اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین ایسی باتیں بیان فرمائی ہیں جن کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے اول نماز کو ایک ایسی دعا قرار دیا جو درد، سوزش اور حرقت یعنی بڑی شدت کے ساتھ گرمی اپنے اندر رکھتی ہو۔ در حقیقت نماز کے معانی میں ایک سوزش اور جلن کا مضمون پایا جاتا ہے۔ بعض اہل لغت کے نزدیک صلوٰۃ کا لفظ صلی سے نکلا ہے جس کا معنی ہے جلنا اور صلا کا مطلب ہے اس نے جلایا یا وہ جلا۔ یا وہ ایسی چیز میں داخل ہو گیا جو جلانے والی ہو یصلی نارًا حامیہ جو قرآن کریم میں آتا ہے اس کا یہی معنی ہے یعنی صلا کا لفظ ایک ایسے اقدام کے لئے بولا جاتا ہے جس کے نتیجے میں انسان کو گرمی پہنچے آگ کا سامنا کرنا پڑے یصلی النار الکبریٰ بھی فرمایا جو بڑی

اِرشادِ نبوی ﷺ

"اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ" (بخاری)

(ترجمہ)

حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے

محتاجِ دعا: یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

آگ میں داخل ہو رہا ہے یا ہو جائے گا یعنی وہ شخص جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل کئے جائیں گے۔ فسوف نصلیہ ناراً پھر ہم اُسے یقیناً

آگ میں داخل کر دیں گے

یہ سارا مضمون جس میں لفظ صلا آیا ہے اس کا تعلق آگ سے ہے اور گرمی سے ہے

چنانچہ بعض اہل لغت نے یہ کہا ہے کہ نماز کی اصل ہی ہے لفظ صلوٰۃ کی اصل یہی۔ ص۔ل۔ی ہے اور اس کا نماز سے کیا تعلق ہے۔ اگر صلا کا مطلب جہنم میں داخل ہونا ہے تو نماز کا تو یہ مطلب نہیں یہ تو اس کا بالکل الٹ معنی رکھتی ہے اس کے کیا معنی ہیں۔ بعض اہل لغت نے یہ معنی بیان فرمائے ہیں کہ دراصل صلوٰۃ یا صلّی یصلّی یہ جو استعمال ہے لفظ صلا سے نکلا ہوا یہ باب تفعیل ہے جیسے مرّض یمرّض تمریضاً کہتے ہیں اسی طرح صلّی یصلّی تصلیاً یہ وہ بناتے ہیں باب تفعیل اور باب تفعیل میں یہ خاصیت پائی جاتی ہے کہ جس معنی کے لئے اصل لفظ ہے اس کے برعکس معنی پیدا کر دیا کرتا ہے۔ چنانچہ مرَض کا مطلب ہے وہ مریض ہوگیا بیمار ہوگیا لیکن جب باب تفعیل میں یہی لفظ بولیں گے اور مرّض کہیں گے تو اس کا مطلب ہے اس کو شفا دے دی اور یہ عرب استعمال ہے مرّضہ کسی نے اس کو شفا دے دی اور مرض کا مطلب ہے بیمار ہوگیا تو یہ اہل لغت کہتے ہیں کہ دراصل صلّی کا مطلب یہ ہے جہنم کی آگ سے بچانے والی چیز صلا کا برعکس معنی صلا کا مطلب ہے آگ میں داخل ہوگیا صلّی کا مطلب ہے اس نے آگ کو اپنے سے دور کر دیا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے اور معنی بیان فرمائے ہیں آپ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے مضمون میں آگ ہی داخل ہے لیکن وہ

محبت الٰہی کی آگ ہے

اور محبت الٰہی کی آگ سے غیر آگ کو دفع کرنا اس کے معنی ہے یعنی سوزش اور حرقت جو ہے آگ کے مضمون میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیار کی آگ ہے اس لئے آگ کا مضمون تو ہے لیکن آگیں کئی قسم کی ہوتی ہیں انسان محبت کی آگ میں بھی جلتا ہے عشق اور پیار سے بھی گرمی محسوس کرتا ہے اور حسد سے بھی کرتا ہے ان دونوں آگوں کا نتیجہ بالکل مختلف ہے

عشق اور محبت کی آگ

دل کو گداز کر دیتی ہے اور حسد کی آگ اُس کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے ایک عذاب ہے اور ایک لذت ہے ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ اہل لغت کے مضمون ہی کو نہیں جانتے بلکہ عارف باللہ بھی ہیں ایک صاحب تجربہ بزرگ ہیں اس لئے آپ نے جو معنی پیدا کئے ہیں وہ اہل لغت کے معنوں سے کہیں زیادہ بالا ارفع اور عالی شان رکھنے والے ہیں آپ یہ مضمون بیان فرماتے ہیں کہ خدا کی محبت اگر نماز میں ایک گرمی پیدا نہ کرے تو وہ نماز ہی نہیں کیونکہ اصل سے خالی ہوگئی نماز کی اصل ہی گرمی ہے اور وہ گرمی چونکہ خدا کی محبت کی گرمی ہے اس لئے اس کے بغیر جو نماز ہے وہ خالی اور بے معنی ہے اور اس کا لفظ نماز کے ساتھ حقیقت میں کوئی تعلق نہیں ہے فرماتے ہیں صلوٰۃ کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دعا صرف زبان سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ سوزش اور جلن اور حرقت کا ہونا ضروری ہے خدا تعالیٰ دعا کو قبول نہیں کرتا جب تک انسان حالت دعا میں ایک موت تک نہیں پہنچ جاتا۔ یہ جو مضمون ہے یہ تو بظاہر ڈرانے والا ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اسی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آگ کا ایک اور مضمون بیان فرمایا ہے آگ کے دو پہلو ہیں ایک آگ وہ ہے جو عشق الٰہی کی آگ ہے اور وہ سوز و گداز پیدا کرتی ہے اور یہی آگ دوسرے جلانے کے معنی بھی رکھتی ہے یعنی گناہوں کو جلا دیتی ہے اور

غیر اللہ کی محبت کو جلا دے

اور وہ موت وارد کر دے جس میں انسان ماسوائے خدا کے باقی سب کے لئے مرجاتا ہے (مسلسل صفحہ پر)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں

الرؤف جیولرز

۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی

(فون نمبر ۶۱۷۰۶۹)

ولادت

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ شوکت پرویز صاحبہ اہلیہ مکرم سید امداد علی صاحب پرویز مقیم نیو جرسی امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۸۶ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم سید منظور علی صاحب آف نیو جرسی امریکہ کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش کی نواسی ہے۔ بچی کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے نیز نیک و خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:- بیگم بشریٰ نورالدین قادیان

درخواستِ دُعا

مکرم سید نصیر الحق صاحب مع اہل و عیال کی روحانی و جسمانی ترقی اور کاروبار میں برکت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

"ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو!"
(کشتی نوح)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۷ راجندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۷
فون: 27-0441
گرام: GLOBEXPORT

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ڈرانے کے لئے یہ الفاظ استعمال نہیں فرما رہے بلکہ نہایت گہرے معنی کی طرف متوجہ فرما رہے ہیں کہ اگر یہ محبت کی آگ ذرا روشن ہو جائے زیادہ الاؤ اس کا بھڑک اٹھے اس وقت پھر تمام غیر اللہ پر تمام خواہشوں پر موت وارد ہو جاتی ہے کیونکہ وہ اس آگ میں جل جاتی ہے۔ یہ مقام بہت بلند اور بہت بعد کا مقام ہے لیکن اس کی جھلکیاں مومن آغاز ہی سے دیکھنے لگ جاتا ہے۔ انتظار کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ یہ جو نفسِ امارہ کا کلیۃً جل جانا یہ یکدفعہ نہیں ہوا کرتا کہ ایکدم کسی چیز کو آگ میں جھونک دیا اور وہ جل کے خاکستر ہو گئی بلکہ جوں جوں آپ قریب جائیں گے وہ گرمی محسوس ہوگی اور بعض اعضاء پر اس گرمی کا زیادہ اثر پڑے گا بعض پر کم پڑے گا۔ اور بعض زیادہ جلن محسوس کریں گے بعض ذرا ٹھہر کر جلیں گے ان میں مقابلے کی زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ بعض جل جاتے ہیں فوراً مثلاً جلد زیادہ برداشت کر لیتی ہے۔ جلد جل جاتی ہے پھر گوشت کی باری آتی ہے پھر ہڈیاں جلتی ہیں وہ اور زیادہ مقابلہ کرتی ہیں تو اسی طرح انسان کے گناہوں کا بدن ہے اس کے بھی مختلف مراتب ہیں جلنے کے وقت آتے ہیں مختلف مقامات پر مختلف قسم کے گناہ خاکستر ہوتے ہیں۔ اور یہ ایک لمبا کام ہے لیکن نتائج شروع ہی سے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ نماز پڑھیں اور انتظار کریں کہ کب میں وہ مردِ کامل بنوں جس کے بعد ایکدم میرے گناہ جلیں گے۔ اگر ہر روز آپ کو گناہ جلنے کی بُو نہیں آتی اگر محسوس نہیں ہوتا کہ کچھ بدی کا حصہ مجھ سے غائب ہو رہا ہے تو پھر وہ نماز گرمی پیدا کرنے والی نماز نہیں اور یہ بات جو ہے یہ دراصل محبتِ الٰہی کی آگ کے دو پہلو ہیں ایک طرف وہ گداز پیدا کر کے نمو پیدا کرتی ہے ایک

نئی روحانی زندگی عطا کرتی ہے

نئی جِلا بخشتی ہے۔ دوسری طرف انسان کے بعض پہلوؤں کے اوپر موت وارد کر دیتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ ایک عام مبتدی کو کیا کرنا چاہیئے کوئی ایسا طریق معلوم ہونا چاہیئے کہ جس کے نتیجے میں رفتہ رفتہ انسان اس اعلیٰ مقصد کی طرف نہ صرف بڑھنے لگے بلکہ محسوس کرنے لگے کہ میں بڑھ رہا ہوں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ خلاصہ اس کا اللہ کی محبت ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے نماز کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اگر آپ نماز پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ نماز میں محبت آ جائے گی یہ درست نہیں ہے۔ نماز کی طرف جانے سے پہلے محبت کے آثار آپ کے اندر پیدا ہونے چاہئیں تاکہ جانے کا بھی لطف آئے خدا کے لئے الگ ہونے کا بھی لطف آئے اور پھر جب نماز میں داخل ہوں تو ذہن اس کے لئے تیار ہو اگر یہ نہ ہو تو لذت آ ہی نہیں سکتی اس لئے روزمرہ کی زندگی میں نماز کو اپنے اوپر اس طرح وارد کریں کہ نماز کی تیاری کے لئے

خدا تعالیٰ کی محبت میں بار بار غوطے کھانا سیکھیں

اور یہ چیز ایسی ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں ہر حالت میں انسان کو نصیب ہو سکتی ہے۔ ایک لمحہ بھی انسانی زندگی کا ایسا نہیں جو خدا کے فضلوں کا مظہر نہ ہو ایک بھی دنیاوی لذت ایسی نہیں ہے جس کا رُخ آپ خدا کی طرف نہیں پھیر سکتے۔ کھانا کھاتے ہیں آپ کو لذت آتی ہے اور ایک عارف باللہ ہو اس کو بھی لذت آئے گی۔ ایک دنیا کا کیڑا ہو اس کو بھی لذت آئے گی لیکن عارف باللہ اپنی ہر لذت کو دو لذتوں میں تبدیل کر دیتا ہے جبکہ دنیا کے کیڑے کے لئے ایک ہی لذت رہ جاتی ہے وہ فی الدنیا حسنۃ پر راضی ہو کر بیٹھا رہتا ہے اور فی الآخرۃ حسنۃً کی طرف اس کا دماغ جاتا ہی نہیں۔ اور دنیا ہی کی حسنۃ سے آخرت کی حسنۃ پیدا ہوا کرتی ہے۔ عارف باللہ کے لئے دو جنتوں کا یہی مضمون ہے کہ دنیا کی جنت کو وہ روحانی جنت میں تبدیل کرتے رہتے ہیں اور دنیا کے میووں کو وہ روحانی میووں میں تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ یہ کام آسان بھی ہے اور لذت بخش بھی ہے بار بار اپنے ذہن کو خدا کی طرف منتقل کرنا۔ چنانچہ قرآن کریم جب فرماتا ہے نماز کی تاکید فرماتا ہے۔ ایک موقعے پر فرماتا ہے

أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ

چوبیس۲۴ گھنٹوں کو باندھ دیا ہے اس طرح یعنی شروع کر کے آخر وقت تک نماز ہی کی گویا حالت بیان فرمائی۔ نماز پڑھو وہاں سے شروع کر کے وہاں تک گویا بیچ میں کوئی ناغہ ہی نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر حالت جس میں سے انسان گزر رہا ہوتا ہے اس کو عبادت میں تبدیل کر سکتا ہے اور نماز اپنے معیار کو تبھی پہنچے گی اگر نماز سے پہلے نماز کی اس رنگ میں تیاری کی جائے کہ

اللہ تعالیٰ سے محبت کی تمنا پیدا ہو جائے

اس کی لقا کا شوق پیدا ہو جائے اور ہر اچھی چیز سے وہ نظر آنے لگ جائے۔ شروع میں جب یہ آئینہ کثیف ہوگا جب دُھندلا ہوگا تو دُھندلی سی شکل نظر آئے گی لیکن آئے گی ضرور۔ ہر لذت، ہر غم، ہر خوف خدا کی طرف انگلی اُٹھانے لگ جاتا ہے۔ اگر انسان اپنے اللہ کے وجود کو اپنے اوپر طاری کرے۔ اگر یہ ارادہ کر لے کہ میں نے غفلت کی حالت میں زندگی نہیں گزارنی بلکہ شعور کے ساتھ زندگی گذارنی ہے۔ بیداری کے ساتھ زندگی گذارنی ہے تو ہر طرف اس کو اپنا خدا ہی خدا نظر آئے گا کوئی چیز ایسی باقی نہیں رہے گی جہاں وہ خدا کو نہ دیکھے۔ حیرت انگیز طور پر اس کی زندگی ایک نئے زمین و آسمان میں داخل ہو جائے گی اسی زمین و آسمان سے وہ نئے زمین و آسمان پیدا ہوں گے۔ ؎

چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

جہاں آپ لذتیں پائیں گے وہاں بھی خدا نظر آئے گا۔ جہاں لذتوں سے محروم ہوں گے وہاں بھی خدا کو دیکھے بغیر نہیں رہیں گے جہاں آپ خوف سے ہراساں ہوں گے وہاں بھی خدا نظر آئے گا اور وہاں خوف کو دور کرنے کے لئے اپنے رب کو یاد کریں گے۔ وہاں بھی خدا ہی کی طرف متوجہ ہوں گے۔ پس ساری زندگی پر جب خدا طاری ہونے لگ جائے پھر انسان یہ سوچ کر نماز کی طرف قدم بڑھائے کہ وہاں تو میں دنیا میں بھی الجھا ہوا تھا اور خدا سے بھی مل رہا تھا۔ اب میں نماز اس کے لئے مستقل اختیار کر رہا ہوں اب اُس کی طرف بڑھ رہا ہوں تو پھر اس نماز کی ہر حرکت میں انسان کے اندر بھی دل کے اندر بھی ایک حرکت پیدا ہونی شروع ہو جائے گی۔ وہ جو ایک عام سا سفر ہے

ایک روحانیت اختیار کر جائے گا

اس میں رفتہ رفتہ پیار اور محبت کے معنے داخل ہونے شروع ہو جائیں گے پھر نماز کے اندر جب انسان معنوں کے ساتھ غور کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو بعض خاص مقامات پر دو طرح سے انسان غور کر سکتا ہے ایک تو ہے اس کا عرفان حاصل کرنا ان لفظوں کا مثلاً سورۃ فاتحہ میں الحمد للہ رب العٰلمین۔ یہاں تک اس کے عرفان کا تعلق ہے یہ اتنا وسیع مضمون ہے کہ ساری زندگی انسان سورۃ فاتحہ کے مطالب پر غور کرتا چلا جائے تب بھی سورۃ فاتحہ ختم نہیں ہوگی۔ اُس کی زندگی ختم ہو جائے گی۔ اور اس کی وجہ سے وہ بور نہیں ہو سکتی کبھی۔ جو لوگ خالی نمازیں پڑھتے ہیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ایک چیز بار بار کہہ رہے ہیں بار بار اسی طرف بیٹھے چلے جا رہے ہیں اس سے انسان بور ہو جاتا ہے دل اُکتا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ ٹھیک ہے پہلے بھی ہم پڑھ چکے ہیں ٹھیک ہے پڑھ کے گزر جاؤ اس میں سے یعنی کوئی حد ہونی چاہیئے۔ پانچ دفعہ نہیں بلکہ تہجد کے بعد بھی اُٹھو اور پھر وہی کلمے دہراتے چلے جاؤ ہر رکعت میں کہتے چلے جاؤ وہی باتیں۔ کوئی حد تو اس کی ہو۔ جو لوگ اس طرح نماز دیکھتے ہیں ان کی نمازیں خالی ہو جاتی ہیں۔ لیکن جو معانی اور مطالب پر

غور کرنے لگ جاتے ہیں اور ڈوبنے لگ جاتے ہیں ان کی نمازوں میں ایک جذب پیدا ہو جاتا ہے لیکن عارفانہ جذب ایک اور چیز ہے محبت کے لئے کچھ اور بھی چاہیئے۔ اور اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ انسان تدبر اور فکر کرے بعض دفعہ تو محبت تدبر اور فکر کو ہٹاتی ہے وہاں سے اور کھینچ لگ جاتی ہے یعنی فکر اور تدبر اور باتیں بھی محبت کی راہ میں حائل ہونے لگتی ہیں۔ وہی مضمون ہے جو انسانی فطرت کا مضمون ہے جو نماز پر جب وارد ہو تو پھر آپ کو ایسے راستے دکھائے گا کہ جس کے نتیجے میں آپ کی

نماز میں لذّت پیدا ہونی شروع ہو جائیگی

مطالب والا مضمون اپنی جگہ ہے اور ایک عارف باللہ کی نماز میں عرفان کے نقطۂ نگاہ سے غوطہ خوری کے واقعات آتے چلے جاتے ہیں اور بعض دفعہ وہ ایک ہی لفظ میں ڈوب کر کئی دوسرے جہانوں میں پہنچ جاتا ہے لیکن یہ چیز ہر ایک شخص کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور ایک مشکل مقام ہے اس کے لئے بہت لمبی محنت درکار ہے۔ اور بہت گہرا غور اور تدبر درکار ہے۔ لیکن محبت کا مضمون نسبتاً سادہ ہے نسبتاً آسان ہے اور اس میں ایک خاص بات یہ ہے کہ تکرار کے باوجود اس میں بدمزگی پیدا نہیں ہوتی بلکہ تکرار سے مزا بڑھنا شروع ہو جاتا ہے مثلاً جب جب اس سورۃ فاتحہ پر غور کریں تو اس کے جو مرکزی دو کلمات ہیں وہ عشق کے مضمون کو ظاہر کرنے والے ہیں ایاک نعبد وایاک نستعین۔ الحمد للہ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم کے عارفانہ حصے سے گزرنے کے بعد جب انسان ایاک نعبد وایاک نستعین پر پہنچتا ہے تو یہ ایک بے اختیار عشق کا اظہار ہے۔ اور کلمہ توحید کی تفسیر ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی اس سے اچھی تفسیر ممکن نہیں جو ان دو لفظوں میں بیان کر دی گئی ہے۔

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْن

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور کسی کی طرف نہیں دیکھیں گے۔ عبادت کا جو مضمون ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے اس میں عشق کا معنی پایا جاتا ہے۔ کامل غلامی۔ جھک جانا اپنے وجود کو مٹا دینا۔ اپنے آپ کو دوسرے کے سپرد کر دینا کہ میں تیرا ہو چکا ہوں۔ اور یہ جو تیرا ہو چکا ہوں کا لفظ ہے یہ ہر انسان اپنی زندگی کے کسی نہ کسی حالت میں استعمال کرتا ہے کسی دوسرے کے لئے اور اس لفظ کو وہ کروڑ دفعہ بھی کہے تب بھی اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اپنے محبوب کو ایک آدمی کہتا چلا جائے کہ میں تیرا ہوں۔ تیرا ہوں۔ تیرا ہوں تیرا ہوں ہزار دفعہ ملے ہزار دفعہ وہ دہرائے تب بھی اس کا پیٹ نہیں بھرے گا۔ اور نہ سننے والے کا پیٹ بھرے گا۔ میں تیرا ہو گیا میں تیرے سوا کسی کا نہیں رہا۔ ایک ایسی لذت خدا نے اس مضمون میں رکھدی ہے کہ کوئی دنیا کا انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ اے خدا مجھے پتہ نہیں تھا کہ یہ مضمون کیا ہے وہ حبشی ہو یا انگریز ہو یا جاپانی ہو یا چینی ہو یا طورانی ہو یا کسی اور وطن کا رہنے والا۔ کسی بھی ترقی کے مقام پر ہو

عبودیّت کا مضمون بنیادی طور پر ہر انسان کو معلوم ہے

سپردگی کا مضمون ہر انسان کو معلوم ہے اور جب تک اس منزل تک وہ نہیں پہنچتا اس کو محبت کے معنے آتے ہی نہیں اور کسی نہ کسی وقت ہر انسان اس منزل سے ضرور گذرا ہوا ہوتا ہے اور اس منزل کی حصول کے لئے ہمیشہ تمنا رکھتا ہے۔ تو نماز پانچ دفعہ نوریت کے لئے نہیں ہے بلکہ عشق کے مضمون کو کامل کرنے کے لئے ہے اور اگر انسان اسی مرکزی نقطے پر غور کرے اور پھر بار بار اس کو محبت کے جذبے سے بیان کرے تو جتنی دفعہ وہ پڑھے گا اتنا ہی زیادہ اس کو لذت محسوس ہو گی۔ اتنا ہی وہ زیادہ اپنے آپ کو خدا کے قریب سمجھے گا۔ اور اتنا ہی زیادہ اس کے نفس لوامہ میں طاقت آئے گی۔ جب وہ یہ کہتا ہے کہ میں تیرا ہوں اور کسی کا نہیں ہوں اور کسی اور کے در پر میں نے نہیں جانا تو ساری دنیا کے گناہ دھل جاتے ہیں اس کے یعنی تمام دنیا کے گناہوں کے محرکات ختم ہو جاتے ہیں اس عشق کے مضمون میں تو دیوانگی ہے جیسے مجنوں لیلیٰ کا ہو گیا تو ویرانے جہاں لیلیٰ ہوتی تھی وہ اس کو آبادیوں سے زیادہ پیارے ہو جاتے تھے اور وہ آبادیاں جہاں لیلیٰ نہیں ہوتی تھی اس کو ویرانے نظر آتے تھے۔ تیرا ہی ہو گیا کا یہ معنی ہے کہ اب تُو ہے تو میری زندگی میں لذت ہے تُو نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے۔ جہاں جہاں مجھے تو نظر آئے گا وہاں وہاں میں جاؤں گا۔ جہاں جہاں تُو دکھائی دے گا وہاں وہاں میں پیار کروں گا۔ وہاں سے لذتیں تلاش کروں گا۔ اس کے سوا نہیں کروں گا۔ اور جھکوں گا نہیں کسی اور کی طرف۔ کسی اور سے طلب نہیں کروں گا۔

جو کچھ مانگوں گا تجھ سے ہی مانگوں گا

اب اللہ کا مضمون آپ غور کریں تو انہیں دو باتوں میں ختم ہو جاتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا یہی معنے ہے کہ محبت اور پیار کے ہر درجے کے لئے میں نے تجھے اپنا بنا لیا ہے اور مدد طلب کرنے کے ہر درجے کے لئے میں نے تیری طرف رجوع کر لیا ہے اور کسی اور کی طرف میں نہیں دیکھوں گا۔ اسی لئے عبادت کی جاتی ہے یا اس کے حسن کے نتیجے میں اس کی عظمت کی وجہ سے اس کے سامنے جھک کر اپنے آپ کو اس کے سپرد کر کے یا پھر حرص ہو یا کی وجہ سے کسی چیز کی طلب کی خاطر کسی کے سامنے انسان جھکتا ہے تو ایاک نعبد وایاک نستعین کا جو مضمون ہے یہ عشق کا مضمون ہے اور اگر اسے عشقیہ رنگ میں والہانہ رنگ میں بیان کیا جائے، خدا کے حضور پیش کیا جائے تو پانچ دفعہ کیا جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اگر آپ ہر سانس میں اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْن کہیں آپ کے عشق میں ایک جِلا ملے گی ایک زندگی ملے گی اور آپ کا مزا ان لفظوں میں بڑھتا جائے گا نہ کہ کم ہو گا کیونکہ یہ وہ ایک انسانی تجربہ ایسا ہے کہ جس کے نتیجے میں دنیا کی ہر قوم کا ہر فرد یہ سمجھ سکتا ہے کہ بعض الفاظ ہیں جو تکرار کے نتیجے میں لذت زیادہ پیدا کرتے ہیں۔ ایک انگریزی شاعر ہے غالباً ڈرائی ڈن۔ اس کا بڑا مشہور مصرعہ ہے کہ

"For God's sake shut your mouth and let me love"

کہ او خدا کے واسطے اب بس کرو اب باتیں اپنی، مجھے محبت کرنے دو۔ مطلب یہ ہے کہ محبت کے بعض مقامات ایسے ہوتے ہیں جبکہ سوائے اس کے کہ میں تیرا ہوں اور کوئی بات اچھی نہیں لگتی۔ ارد گرد کی باتیں ہو رہی ہوں اور محبت ہو رہی ہو ان دونوں میں جوڑ نہیں ہے تو ایاک نعبد وہ مقام ہے جہاں let me love کا مقام ہے اور باقی ساری باتیں غائب ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نماز میں بار بار ایسے مقامات لاتا ہے جہاں محبت کا مضمون ایک دم ابھر آتا ہے اور کوئی انسان جس کی توجہ ہٹ رہی ہو وہ ان الفاظ پر پہنچ کر

ایکدم خدا کی محبت کی طرف مائل ہو جاتا ہے

چنانچہ جب آپ رکوع میں کہتے ہیں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تو اس بات پر کبھی غور نہیں کرتے کہ ربّی فرمایا ہے ربّنا نہیں فرمایا۔ میرا رب عظیم ہے اور میرا کہنا وہاں نعبد میں جس طرح جمع کا تکلم ہے یہاں اس کو واحد میں منتقل کر دیا کہ میرا رب سب سے بڑا ہے یعنی اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْن سے گزرنے کے بعد اس کو اپنا ہی لیا ہے کہ اب تو میرا ہو چکا ہے اب یہاں باقیوں کو بھی مٹا دیا بیچ میں سے۔ اور بار بار اس کی تکرار کہ میرا رب سب سے بڑا ہے اس میں میرے لفظ پر اگر آپ غور کریں تو اس میں محبت کا مضمون پیدا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے خطاب میں بھی بار بار استعمال فرماتا ہے اس طرز تکلم کو تیرا رب کہہ کر کئی موقعوں پر کہ کیا تیرا رب ایسا نہیں کہ کیا تیرا رب۔ وہاں بھی اسی محبت اور پیار کا اظہار ہے اور پھر سجدے میں دوبارہ یہ دونوں عشق کے مقامات ہیں جب آپ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Ahmadiyya Markazi Library Qadian 143516

کے ارشاد کے مطابق میں یہ تفسیر بیان کر رہا ہوں

جب آپ نماز میں جھکتے ہیں

تو وہ ایک سپردگی کا عالم ہے۔ وہ ایک اظہار ہے کہ میں تیرے حضور عاجز ہو گیا ہوں گر رہا ہوں تیرے سامنے اور وہاں جو کلمات دہرائے جاتے ہیں وہ محبت کے کلمات ہیں اور اس کی انتہا پھر سجدے میں ہے وہاں پہنچ کر انسان یہ کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى۔ کیا بات ہے میرا رب تو سب سے اعلیٰ ہے۔ اب خدا کا علو بھی اپنا لیا اور خدا کی عظمت بھی اپنا لی اور بار بار آپ یہ کہیں اس میں بوریت کا کوئی سوال ہی نہیں رہتا باقی۔ کسی حالت میں بھی انسان اس کی تکرار سے اکتا نہیں سکتا۔ جب کہتے ہیں اللہ میرا ہے اور عظیم رب میرا ہے تو ہزار لاکھ کروڑ دفعہ بھی آپ کہتے چلے جائیں رب کی طرف اچھے کی طرف منسوب ہونے میں ایک ایسی لذت ہے جو تکرار کے ساتھ ختم نہیں ہوا کرتی بلکہ اگر آپ غور سے تکرار کریں گے ڈوب کر تکرار کریں گے تو یہ محبت بڑھے گی بہرحال یہ مضمون تو بہت ہی وسیع ہے نماز کو سوچ سمجھ کر اسی حالت میں پڑھنا کہ اس میں لذت پیدا ہونی شروع ہو جائے لیکن چونکہ وقت زیادہ ہو رہا ہے اس لئے میں اس خطبے کو یہیں ختم کرتا ہوں، آئندہ پھر کبھی توفیق ملے گی تو چند اور باتیں بھی آپ کے سامنے بیان کروں گا لیکن ضروری نہیں ہے کہ آپ کے سامنے میں یہ باتیں بیان کروں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس تفصیل سے اس مضمون پہ روشنی ڈال چکے ہیں اور ایسے ایسے عظیم الشان تجارب سے آپ گزرے ہوئے ہیں اور بعض دوسروں کے حال پہ بڑی بصیرت کی نظر ڈال کر ان کا مطالعہ کیا ہوا ہے کہ نماز کے مضمون کو سمجھنے کے لئے اور اپنی نمازوں کو خدا کے پیار اور حمد و ثناء سے بھرنے کے لئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلقہ فرمودات اور تحریرات

کا مطالعہ کریں اور اس مطالعہ میں محنت کرنی پڑے گی آپ کو۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے چند مثالیں آپ کے سامنے رکھی ہیں بعض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمے سرسری نظر سے آپ کو سمجھ ہی نہیں آسکیں گے یعنی بظاہر ایک مطلب سمجھ آئے گا لیکن یہ نہیں معلوم ہوگا کہ اس میں بہت زیادہ گہرا مضمون تھا جتنا آپ سمجھیں ہیں اس لئے آپ ان کلمات کو بار بار پڑھیں غور سے پڑھیں اور ان کی روشنی میں رفتہ رفتہ اپنی نمازوں کو سجائیں اور درست کریں۔ رفتہ رفتہ میں نے اس لئے کہا ہے کہ جب آپ پڑھیں گے تو جیسا کہ مجھے یاد ہے بچپن میں میں جب یہ تحریر پڑھتا تھا تو بعض دفعہ خوف طاری ہو جاتا تھا اتنا کہ یوں لگتا تھا کہ میں تو اس قابل ہی نہیں کہ نماز کبھی پڑھ سکوں۔ ایک عارف باللہ کا تجربہ ہو نماز کا اور وہ بیان کر رہا ہو بڑی لذت کے ساتھ اس مضمون کو تو ایک کمزور آدمی بعض دفعہ بے حوصلہ ہو جاتا ہے آدمی سمجھتا ہے یہ تو اتنی بلند چیزیں ہیں کہ ہم بیچارے کہاں، یہ تو ہو ہی نہیں سکتا لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے جب آہستہ آہستہ ایک کام کو کرتے ہیں تو ہو جایا کرتا ہے۔ کتنی بلند چوٹی ہو شروع میں انسان کو وحشت ہوتی ہے کہ کیسے ہو سکتا ہے میں اس چوٹی تک پہنچ جاؤں لیکن قدم قدم اٹھائیں اور آہستہ آہستہ اس طرف بڑھنا شروع کریں طاقت کے مطابق حسب توفیق۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو سفر ہے زندگی کا خدا کی طرف بڑھنے کا کچھ تھوڑا سا صبح کرو

تھوڑا سا دوپہر کو آرام کر لیا

پھر تھوڑا سا شام کو سفر کر لیا کچھ نہ کچھ آگے بڑھتے رہو بہرحال۔ تو جب اس طریق پر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں اپنی نمازوں کو سنوارنا شروع کریں گے تو ایک آپ کو

زندگی بھر کا کام مل گیا ایک لائف ٹائم جاب جس کو کہتے ہیں اور جب آپ نمازوں میں امپروومنٹ کر رہے ہوں گے اس میں کچھ اضافے کر رہے ہوں گے نئی تزئین کر رہے ہوں گے تو آپ کا تو یہی حال ہو جائے گا کہ ؎

آرائش جمال سے فارغ نہیں ہنوز
پیش نظر ہے آئینہ دائم نقاب میں

کہ میں تو اپنے حسن کی آرائش سے فارغ ہی نہیں ہو رہا ہو سکتا ہمیشہ نقاب کے اندر ایک آئینہ ہے جو میرے پیش نظر ہے۔ دنیا کے محبوب کے متعلق جو غالب نے کہا ہے اس پہ تو یہ مضمون اطلاقاً نہیں آ سکتا کیونکہ نقاب کے اندر آئینہ ہمیشہ رہ ہی نہیں سکتا نقاب کے اندر جو تزئین کرتا ہے اور آرائش کرتا ہے وہ تو نقاب اٹھا کر دکھانے کی خاطر کیا کرتا ہے لیکن ایک مومن کے اوپر یہ ضرور صادق آجاتا ہے۔ مومن اپنی تزئین نقاب کے اندر رہ کر کرنا چاہتا ہے اور نماز کا ایک اخفاء سے گہرا تعلق ہے تبھی قرآن کریم دکھانے کی نمازوں کو رد کرتا ہے اور ان پر لعنت ڈالتا ہے۔ تو نماز کے مضمون پہ تو یہ شعر بہت ہی عمدگی سے صادق آتا ہے

ایک مومن جب اپنی نمازوں کی آرائش میں مصروف ہو جاتا ہے

تو اس کے اوپر یقیناً یہ مضمون صادق آتا ہے کہ ہمیشہ دائم اس کے نقاب کے اندر لوگوں کی نظر سے چھپی ایک آئینہ ہے جسے وہ دیکھتا چلا جا رہا ہو اور اپنے چہرے کو زیادہ حسین بناتا چلا جا رہا ہو۔

خدا کرے کہ جماعت احمدیہ کو اس قسم کی نمازوں کو قائم کرنے کی توفیق ملے۔ بڑی کثرت کے ساتھ صاحب الہام پیدا ہو جائیں جو خدا کی طرف بڑھنے لگیں اور خدا کو دیکھنے لگیں اور اس کا لطف محسوس کرنے لگیں اس کے حسن کی لذت میں ڈوبے جذب ہونے لگیں یہاں تک کہ وہ مقام آجائے کہ خدا ان سے بولنے لگے صرف سننے والا خدا نہ ملے نہیں بلکہ ایک بولنے والا خدا میسر آجائے۔

پیغام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ (بقیہ صفحہ اوّل)

دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سربلندی کے لئے کوشاں ہے۔ اس سے بڑا احمدی عظیم ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور اپنی رضا اور پیار کے جلووں سے نوازے آمین۔ یہ جلسہ آپ سب کو مبارک ہو۔

والسلام

خاکسار مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

تصحیح

(۱) سابقہ پرچہ ۳۰ رجنوری ۱۹۸۶ء میں مندرجہ ذیل اغلاط ہوگئی ہیں:

- صفحہ ۶ پر انگریزی لفظ DETRACTION کو اردو میں ڈی ٹیکشن لکھ دیا گیا ہے
- اسی صفحہ پر انگریزی لفظ SUPERSTITIOUS کو اردو میں سپر سٹیشنز لکھ دیا گیا ہے
- اسی صفحہ پر اردو لفظ ٹیڑھی کو انگریزی لفظ CERRY لکھ دیا گیا ہے۔
- اسی صفحہ پر انگریزی لفظ ADVANTAGE کو اردو میں ایڈوانٹیج لکھ دیا گیا ہے
- صفحہ ۸ پر انگریزی لفظ WAR FOOTING کو WAR SHOOTING لکھ دیا گیا ہے
- صفحہ ۹ پر انگریزی لفظ GAINS کو گینگز لکھ دیا گیا ہے۔

(۲) سابقہ پرچہ ۲۳ رجنوری ۱۹۸۶ء کے صفحہ ۷ پر ENJOY کو INJOY لکھا گیا ہے۔

قارئین اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔

ادارہ مسابقہ اس کے لئے معذرت خواہ ہے۔

مجلس عرفان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

س:- کیا نظام کائنات ایک دن کلیۃً تباہ ہو جائے گا اور بجز ذاتِ باری تعالیٰ کچھ باقی نہ رہے گا؟

ج:- فرمایا۔ کائنات میں تخلیق کا سلسلہ مسلسل جاری رہتا ہے۔ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ جسطرح ہم نے پہلی مرتبہ سلسلۂ پیدائش کی ابتدا کی تھی، اسی طرح آئندہ بھی ہم تخلیق کے کام کو دہرائیں گے اور یہ ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ پیدائش کائنات تین حصّوں میں تقسیم ہے۔ اوّل خلاء میں جمع شدہ مادہ کا پھیلنا۔ دوسرے بادلوں کی مانند اس مادہ کا گاڑھا ہو کر ٹھوس شکل میں تبدیل ہونا جس سے سورج چاند اور دیگر اجرام فلکی وجود میں آئے اور تیسرے نظام کائنات کا تہہ ہو کر بند ہو جانا۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں کائنات یعنی زمین و آسمان ایک سِلے ہوئے گیند کی مانند تھے جسے اللہ تعالیٰ نے کھول دیا۔ نیز یہ کہ نظام کائنات جب مزید پھیل نہیں سکے گا تو پھر وہ پہلی صورت اختیار کر کے بند ہو جائے گا۔ یعنی خلاء میں موجود سیاہ مادوں میں جنہیں Black Holes کہتے ہیں اسقدر طاقت ہے کہ وہ تمام کائنات کو اپنی طرف کھینچ کر باہم ملا سکتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ نہ تمام اس قسم کے لاتعداد مزید Black Holes دریافت ہو رہے ہیں اور ان کی بڑھتی ہوئی طاقت کے ذریعہ کائنات کی ہر چیز ان کی جانب کھنچی چلی جا رہی ہے۔ ایک وقت ایسا آئیگا کہ ان سے باہر کوئی چیز بھی باقی نہ رہیگی اور معلوم یہ ہوگا کہ سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔ مگر درحقیقت ایسا نہ ہوگا کیونکہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جسطرح کہ بہیاں تحریر کو لپیٹ لیتی ہیں اور جسطرح ہم نے پیدائش کو پہلی دفعہ شروع کیا تھا اسی طرح پھر اسے دہرائیں گے لہٰذا اب تک جو پیدا ہو چکا ہے وہ مکمل نہیں۔ تخلیق کائنات کے سلسلہ میں حجم اور تعداد کے لحاظ سے لگاتار اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

س:- زکوٰۃ اور اس کے اقسام کیا ہیں؟

ج:- فرمایا۔ زکوٰۃ کی ایک ہی قسم ہے یعنی جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جائے وہ زکوٰۃ میں شمار ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے گئے مال میں گھٹنے کی نہیں بلکہ بڑھنے کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ نیز انفاق فی سبیل اللہ نفسِ انسانی کے تزکیہ کا باعث ہوتا ہے اسی لحاظ سے اسے زکوٰۃ کا نام دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ نہ صرف معاشرے کو خوشحال بنانے میں مدد دیتی ہے بلکہ اس میں یہ خاصیت بھی پائی جاتی ہے کہ اس سے زکوٰۃ دہندہ کے پاس ظاہر دولت کم ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے مگر درحقیقت وہ اس کی خوشحالی میں برکت پیدا کرتی ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ زکوٰۃ سے قلب انسانی کی تطہیر ہوتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا انسان کو پاک دل بناتا ہے۔ علاوہ ازیں زکوٰۃ کی شرح مختلف علماء کے نزدیک کسی شخص کے پاس جمع شدہ سرمایہ کا کم و بیش ۲½ فیصد سالانہ مقرر ہے جو حکومت کو ادا کیا جائے تا کہ وہ مال قومی سطح پر غرباء میں تقسیم کیا جا سکے۔

س:- حیات بعد الموت کی حقیقت کیا ہے؟

ج:- فرمایا۔ وفات کے بعد آئندہ زندگی میں انسان دنیوی قیود سے آزاد ہو جائیگا اور اسطرح دکھائی نہ دے گا جسطرح کہ اس دنیا میں وہ ایک محدود وجود میں نظر آتا ہے۔ آئندہ زندگی موجودہ مادی زندگی سے بالکل مختلف ہوگی جس کا تعلق جسم سے نہیں بلکہ روح سے ہوگا۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ جنت کی وسعت زمین و آسمان پر مشتمل ہے۔ اب اگر جنت تمام کائنات پر حاوی ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دوزخ کہاں ہے؟ یہی سوال جب آنحضرتؐ سے دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ دوزخ کی وسعت بھی اتنی ہی ہوگی جتنی جنت کی۔ لیکن موجودہ زندگی کی حالت میں اس کا سمجھنا انسان کے بس کی بات نہیں۔ آئندہ زندگی ہم وفات کے بعد ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اگلے جہاں کی زندگی اس زندگی کے دوران کئے گئے اعمال کے مطابق تشکیل پائے گی۔ موت کے بعد کی زندگی کو خوبصورت یا بدصورت بنانے کا ذمہ دار انسان خود ہے۔ اگر وہ یہاں پر برائیوں میں ملوث رہا ہے تو یہ اس کی آئندہ زندگی پر اثر انداز ہو کر اسے بدصورت بنا دیں گی اور اگر اس دنیا میں اس نے اپنی زندگی کے لمحات کو اعمالِ صالحہ بجا لاتے ہوئے خرچ کیا تو وہ اس کی روح کو ایک حسین شکل عطا کرنے میں ممد ہوں گے۔

س:- بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے دوران اگر دن چوبیس گھنٹے سے لمبا یا چھوٹا ہو جائے تو فرض نماز کے بارہ میں کیا حکم ہے؟

ج:- فرمایا: اس سوال کا جواب خود آنحضرتؐ آج سے چودہ سو برس پیشتر اس وقت دے چکے ہیں۔ جبکہ آپؐ نے دن کے چوبیس گھنٹے سے بڑھنے کی پیشگوئی فرمائی تھی اور فرمایا کہ اگر دن کی لمبائی چھ ماہ یا ایک سال تک بڑھ جائے تو اس صورت میں فرض نماز کی ادائیگی کے بارہ میں یہ طریق اختیار کیا جائے کہ چوبیس گھنٹوں کے وقت کو اپنی پانچ فرض نمازوں سے بھر دو۔ اس لحاظ سے دن کے لمبا ہونے کی صورت میں روزمرہ کی پانچ فرض نمازوں کی ادائیگی چوبیس گھنٹے کے عام دن کے مطابق کی جائے۔ اگر دن چوبیس گھنٹے سے کم ہو جائے اور ہوائی سفر کے دوران آدھ گھنٹے میں سورج طلوع ہوا اور غروب ہو اور یہ محسوس ہو کہ چوبیس گھنٹے کا دن گذر گیا ہے تو ایسی حالت میں نمازیں وقت کے لحاظ سے ادا کی جائیں [illegible] طرح زمین پر ہوتے ہوئے ادا کرنا ضروری تھی۔

تبلیغ کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد

"تنزانیہ میں خدا کے فضل سے موروگورو میں مشنری ٹریننگ کالج کا افتتاح ہو گیا ہے اور [illegible] خوشکن رپورٹ یہ ہے کہ ۵۱ افراد غیر مسلموں میں سے اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ جو پہلے اپنی بدقسمتی کے نتیجہ میں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک سے پرخاش رکھتے تھے اور نفرت رکھتے تھے، اب محبت میں ان کی حالت اتنی بدل گئی ہے کہ دل و جان نچھاور کر رہے ہیں۔ نئے ممالک میں جماعتوں کے قیام کا منصوبہ جو بنایا گیا تھا، سب ممالک کے سپرد جو ممالک کئے گئے تھے کہ تم نے فلاں ملک میں نئی جماعت قائم کرنی ہے۔ اس میں بہت سے لوگ سستی سے کام لے رہے ہیں اور باقاعدہ رپورٹ بھی نہیں بھیج رہے۔ ان کا اگر یہ خیال ہو کہ میں بھول جاؤں گا تو یہ غلط بات ہے۔ یہ تو میری زندگی کا مقصد ہے۔ میں کیسے بھول سکتا ہوں۔ میں نے تبشیر کو توجہ دلائی ہے کہ بار بار ان کو لکھ کر پوچھیں اور وہ خود بھی خیال کریں ......

...... تبلیغی صورتحال کے متعلق ہر ملک کے امیر کو چاہیئے کہ وہ ہر رپورٹ میں لازماً ذکر کرے کہ اس مہینے باقاعدہ طور پر کتنے احمدی ہوئے ہیں۔ شروع سال سے اب تک کتنے ہو گئے ہیں۔ اور نئے ممالک جو سپرد کئے گئے تھے ان میں سے کن ممالک میں خدا کے فضل سے پودا لگا ہے۔ نئی جماعتیں جو بنائی ہیں۔ یہ بھی سکیم کا حصہ تھا کہ نہار نتائج سامنے آتا اگر سوتا ہیں ہیں تو انہیں ڈبل کر دیں یعنی دو سو کر دو۔ یہ سب اچھی تبلیغ ہیں جو بڑی توجہ سے ان باتوں کے متعلق رپورٹیں کرتے ہیں اور بعض پھر سو جاتے ہیں۔"

(اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ اگست ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن)

مجلس عرفان بتاریخ ۱۰ جنوری ۸۶ء

س:- کیا عورت شادی سے پہلے مرد سے یہ شرط کر سکتی ہے کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا؟

ج:- فرمایا: کسی عورت کے لئے شادی سے پہلے معاہدہ کرنا کہ اس کا خاوند اس کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں کرے گا، جائز ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس خاوند

کو بھی اجازت ہے کہ اگر وہ کسی وجہ سے دوسری شادی کرنا چاہتا ہو تو وہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر دوبارہ شادی کرے کیونکہ وہ معاہدہ صرف اسی وقت تک کے لئے ہے جب تک کہ وہ عورت اس مرد کے نکاح میں ہے۔ اسلام نے ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت تو ہے لیکن حکم نہیں۔ اس لئے ایسا معاہدہ کر لینا اسلام کی رُو سے جائز ہے۔ ہاں مسلمان مرد اور عورت کے لئے یہ معاہدہ کرنا کہ وہ ایک دوسرے کو طلاق نہیں دیں گے قرآن کریم کے احکام میں دخل اندازی کے مترادف ہوگا۔ کیونکہ اگر ان کی شادی شدہ زندگی میں کسی وقت ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ طلاق ناگزیر ہو جائے تو ایسے معاہدہ کی موجودگی میں دونوں فریق شدید ذہنی اذیت میں مبتلا ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے چھٹکارہ نہیں پا سکیں گے۔ پس ایسا معاہدہ قرآن کریم کی پالیسی اور احکام الٰہی کے خلاف ہوگا۔ اس لئے ایسے معاہدے کی اجازت کسی بھی صورت میں نہیں دی جا سکتی۔ کسی عورت کے اس مطالبہ کی صورت میں کہ اس کا خاوند اس کی موجودگی میں دوسری شادی نہ کرے مرد کے لئے اس کو طلاق دے کر دوبارہ شادی کر لینے کی گنجائش رہ جاتی ہے اس لئے اس میں کوئی حرج نہیں۔ فرمایا کہ یہ بات میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں کہہ رہا ہوں۔ آپؑ نے اسلام میں ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت پر بعض لوگوں کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے چشمۂ معرفت میں لکھا ہے کہ "اسلام نے ایک سے زیادہ شادی کا حکم نہیں دیا بلکہ صرف اجازت دی ہے اور وہ بھی خاص حالات کے پیش نظر چند شرائط کے ساتھ اگر کوئی شخص ان شرائط کو پورا کر سکے تو اس اجازت سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔"

اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعودؑ نے یہ وضاحت بھی کر دی ہے کہ اگر مغربی ممالک کی عورت اجازت کے مطابق اپنے خاوند کی دوسری شادی کی متحمل نہ ہو سکتی ہو تو اس کو اجازت ہے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ شادی سے قبل معاہدہ کر کے اس کو دوسری شادی نہ کرنے کا پابند کر دے۔

اس سلسلہ میں ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کے ساتھ دوسری شادی نہ کرنے کا معاہدہ کیا ہوا ہے تب اس کو دوسری شادی کے لئے اپنی بیوی سے اجازت لینے کی ضرورت ہوگی ورنہ نہیں۔

● **س** :۔ اگر حکام ظالم اور غیر منصف ہوں تو اسلامی رعایا کا کیا رویہ ہونا چاہیئے؟

ج :۔ فرمایا: ایک مسلمان کو ایک ظالم حاکم کے ملک میں کس طرح رہنا چاہیئے۔ اس کی عملی مثال پاکستان میں بسنے والے احمدی ہیں۔ جب ان کے دین میں دخل اندازی کی گئی اور انہیں بنیادی فرائض کی بجا آوری سے روکنے کی کوشش کی گئی تو انہوں نے کوئی تعاون نہ کیا۔ جب اُن کو کلمہ پڑھنے سے روکا گیا تو ایک بھی مثال ایسی نہیں ملتی کہ کسی احمدی نے ان کی بات کو مان کر کلمہ سے دستبردار ہونا گوارا کر لیا ہو اور اس بات کی رتی بھر بھی پرواہ نہ کی کہ عدم تعاون کی صورت میں ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائیگا۔ لیکن جہاں تک ایسے فرائض کی بجا آوری کا تعلق ہے جو قرآن کریم کے لازمی احکام میں شامل نہیں مثلاً اذان وغیرہ دینا تو شروع میں احمدیوں نے ان کے ساتھ تعاون کیا لیکن بعد میں انہوں نے خود ہی یہ فیصلہ کر کے کہ قرآن کریم نے جو حقوق دیئے ہیں ان کا حصول پاکستان کا شہری ہونے کی حیثیت سے ان کا بنیادی حق بنتا ہے، انہوں نے اذانیں دینی شروع کر دیں۔ چنانچہ اس پر انہیں سزائیں وغیرہ بھی دی گئی ہیں لیکن وہ ایسی سزاؤں کی پرواہ نہیں کرتے۔ اب پاکستان میں بہت سی مساجد میں اذانیں دی جا رہی ہیں۔ بعض احکام ایسے ہوتے ہیں جن کے متعلق ایسی ظالم اور جابر حکومت سے تعاون کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ارشاداتِ قرآنی اور احادیثِ نبویہؐ سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ظالم حاکم کے خلاف اس ملک میں رہتے ہوئے بغاوت نہیں کی جا سکتی۔ اگر کوئی ملک چھوڑ سکتا ہے تو چھوڑ کر چلا جائے اور بعد میں تیار ہو کر حملہ کر کے اس ملک کو ظالم سے آزاد کروا سکتا ہے لیکن اس ملک میں رہتے ہوئے اس کے ملک کے احکام کو نظر انداز کرنے کی اس وقت تک اجازت نہیں جب تک کہ وہ قرآن کریم کے بنیادی احکام کی بجا آوری میں حائل نہ ہوں۔

● **س** :۔ اسلام COUSINS میں شادی کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن موجودہ تحقیق اسے مُضر قرار دیتی ہے۔ اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

ج :۔ فرمایا: اسلام جو ایک مکمل اور نسبتاً ماڈرن مذہب ہے، COUSINS کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اسلام کا کوئی حکم سائنس اور حفظانِ صحت کے اصولوں کے خلاف نہیں۔ یہ نظریہ جو آج کل عام ہو رہا ہے کہ خونی رشتہ داروں میں شادیاں آئندہ نسل کے لئے ضرر رساں ہیں بالکل غلط ہے۔ فرمایا میں نے اس بارہ میں بہت چھان بین کی ہے اور مجھے اچھی طرح علم ہے کہ محققین کی کیا رائے ہے۔ سائنس دان کہتے ہیں کہ اگر متواتر اپنے خونی رشتہ داروں میں شادیاں کرتے رہیں تو چند نسلوں کے بعد دو قسم کے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ پہلا یہ کہ انسانی DEFECTS جو کمزور یا چھپے ہوئے RECESSIVE ہوتے ہیں وہ بار بار ضرب کھا کر بعض اوقات معذور بچوں کی پیدائش کا موجب بنتے ہیں اور دوسری طرف اچھے اور مضبوط POINTS بھی MULTIPLY ہو کر ذہین بچے پیدا ہونے کی وجہ بنتے ہیں اور ایسے بچوں کی ذہانت کا معیار بہت بلند ہوتا ہے۔ ایسی قومیں جن میں اپنے خاندان یا برادری سے باہر شادیاں کرنے کا رواج نہیں ان میں ایک خاص قسم کی قابلیت پائی جاتی ہے۔ مثلاً یہودی تقریباً تین ہزار سال سے صرف اپنے خاص حلقے میں ہی شادیاں کر رہے ہیں اور باہر کا خون بہت کم ان میں شامل ہوا ہے اس لئے ایک خاص قسم کی ہوشیاری اس قوم کا خاصہ بن چکی ہے۔ اسی طرح بعض معذور بچے بھی ان میں پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن یہ صرف اسی صورت میں ہوتا ہے جبکہ باہر سے تازہ خون بالکل شامل نہ ہو۔ (بشکریہ النصر ۱۰ جنوری ۱۹۸۶ء)

مجلس عرفان بتاریخ ۱۱ جنوری ۸۶ء مسجد فضل لندن

س :۔ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ حکومت پاکستان کا احمدیوں کے ساتھ موجودہ رویہ اسلام کے دیئے ہوئے انسانی حقوق کے خلاف ہے؟

ج :۔ فرمایا: قرآن کریم میں متعدد جگہ انسانی حقوق کی حفاظت کی اہمیت بیان کی گئی ہے اسی طرح آنحضرتؐ نے اپنے عمل سے انسانی حقوق کی بجا آوری کی اس طرح وضاحت کی ہے کہ اس کے بعد کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں رہتی۔

قرآن کریم کا لا اکراہ فی الدین کا حکم اسلام میں انسانی حقوق کے تحفظ کے سلسلہ میں ایک بنیادی سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس حکم کے بعد مسلمانوں کے لئے کسی بھی مذہب میں زبردستی دخل اندازی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی فرمایا۔ واضح رہے کہ یہاں پر دین کا لفظ بہت وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے اس سے مراد صرف مذہب ہی نہیں بلکہ ہر وہ نظریہ ہے جس کے تحت کوئی انسان اپنی زندگی گذارنا چاہتا ہو۔ "لا" کے لفظ نے بہت سختی سے زبردستی دخل اندازی کی ممانعت کر دی ہے۔ آنحضرتؐ کی پوری زندگی میں جو قرآن کریم کی عملی تشریح ہے، ڈھونڈنے پر بھی ایسی کوئی مثال نہیں مل سکتی جہاں آپؐ نے اپنے اختیارات کو استعمال کر کے کسی کے مذہب یا عقیدے میں دخل اندازی کی ہو۔ اس کے برعکس ایسا کرنے والوں کے خلاف اظہار نفرت کرنے کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ اسی قسم کا ایک واقعہ قیامت تک کے لئے مسلمانوں کے واسطے مشعل راہ کا کام دے گا۔ ایک جنگ کے موقع پر ایک صحابی نے ایک دشمن پر قابو پا لینے کے بعد کلمہ پڑھنے کے باوجود اسے قتل کر دیا۔ جب یہ واقعہ انہوں نے آنحضرتؐ کو سنایا تو وہ صحابی خود ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں آنحضرتؐ کو اتنا ناراض کبھی نہیں دیکھا تھا۔ آپؐ بار بار میری طرف مخاطب ہو کر یہ فرماتے تھے کہ کیا تم نے اُس کا دل کھول کر دیکھ لیا تھا کہ وہاں کلمہ موجود نہ تھا اور اس نے محض اپنی جان بچانے کی خاطر کلمہ پڑھا تھا۔ وہ صحابی بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں یہ شدید خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوتا، تاکہ میں آپؐ کی ناراضگی سے بچ جاتا۔ آنحضرتؐ نے پھر اُس صحابی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور بروز قیامت جب وہ کلمہ تمہارے خلاف گواہی دے گا تو تم کیا کرو گے۔ اس سے زیادہ انسانی حقوق کی کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ شخص صرف جان بخشی کے لئے کلمہ پڑھ رہا تھا لیکن آپؐ نے فرمایا کہ کلمہ پڑھنے کے بعد اس کا معاملہ خدا کے ساتھ تھا۔ اس کا فیصلہ کرنا ہمارا کام نہیں جو اجازت اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو نہیں دی۔ انما انت مذکر ... کہہ کر لوگوں کے ساتھ زبردستی دخل اندازی سے روک دیا اور جو اجازت آنحضرتؐ نے صحابہ کرام کو نہیں دی وہ اجازت ان پاکستانی ملاؤں کو کیسے مل گئی ہے کہ جو چاہیں فیصلہ کریں جس کو دل چاہے مسلمان قرار دیں اور جسے چاہیں اسلام سے خارج کر دیں۔ اسلام کے نام پر ہی ایسا طریقہ کار اختیار کر لیا گیا ہے جو

قرآن کریم کے بنیادی اصولوں کے خلاف اور آنحضرتؐ کے عمل کے برعکس ہے اپنے اس رویہ کے جواز میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا حوالہ دیتے ہیں اور ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ احمدیوں کو سزا دینے کے لئے اس زمانے میں ایک صدیق کی ضرورت ہے۔ شاید وہ اس حقیقت سے لاعلم ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے ان لوگوں کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا جو کلمہ نہیں پڑھتے تھے یا جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے۔ احمدیوں کے متعلق تو معاملہ بالکل برعکس ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کا تو حکم تھا کہ اگر وہ کلمہ پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کریں تو انہیں کچھ نہ کہو لیکن دور حاضر کے ملاں کہتے ہیں اگر احمدی کلمہ پڑھیں تو انہیں مارو اگر ان کی مساجد کا رُخ قبلہ کی طرف ہے تو انہیں مجبور کرو کہ کعبہ کی طرف منہ نہ کریں اور اگر زکوٰۃ دینے کی خواہش کریں تو ان سے نہ لو۔ فرمایا کہ اس معاملہ میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں ایک مضبوط اسلامی حکومت کی بنیاد پڑ چکی تھی حکومت اور مذہب میں بہت فرق ہے۔ مذہب کی تعریف لاَ اِکراہَ فی الدین ہے لیکن اس کے برعکس حکومت اور ٹیکس لازم اور ملزوم ہیں۔ کوئی بھی حکومت ٹیکس کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی اگر ملک کا کوئی حصہ ٹیکس دینے سے انکار کر دے تو کسی صورت میں کسی بھی حکومت کے لئے اس بغاوت کو فرو کرنا اسکی بقا کے لئے نہایت ضروری امر بن جاتا ہے۔ فرمایا۔ مذہب اور حکومت کو ایک ہی لائن میں کھڑا کرنا ہرگز درست نہیں۔ یہ دونوں اپنے بنیادی اصولوں میں ایک دوسرے کی ضد ہیں

سوال:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں کو توڑنے کا جو حکم فرمایا تھا۔ اس کا کیا جواز تھا؟

جواب:۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ان المساجد للّٰہ ..... کہ مساجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ اس لئے ان میں بت پرستی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اگر ایک مسجد جس کی بنیاد خدائے واحد کی پرستش کے مقصد کے لئے رکھی جاتی ہے اور بعد میں اس میں بت رکھ دیئے جائیں تو مسجد کے حقوق کا تقاضہ ہے کہ جب کبھی موقع ملے تو اسے دوبارہ خدائے واحد کی عبادت کے لئے بحال کر دیا جائے۔ پھر خانہ کعبہ کی مسجد تو روئے زمین پر بننے والی سب سے پہلی مسجد تھی جو مختلف انبیاء کے ہاتھوں وقتاً فوقتاً ایک خدا کی عبادت کے لئے بنائی جاتی رہی۔ پھر اُس مسجد کی ایک اور خصوصیت بھی تھی کہ وہ تمام دنیا میں رہنے والے مسلمانوں کا قبلہ بننے والی تھی۔ ان وجوہات کی بناء پر آنحضرتؐ نے اس میں رکھے ہوئے بتوں کو توڑنے کا حکم دیا۔ اس کے علاوہ آپؐ نے کسی اور بت کے توڑنے کا حکم نہیں دیا۔ اس وقت کے عیسائیوں کے گرجوں میں بت موجود تھے لیکن آپؐ نے کسی بھی گرجے میں بتوں کو توڑنے کا حکم نہ دیا اور نہ ہی اس کی اجازت دی۔ ایک موقع پر ایک خانقاہ سے ایک نمائندہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے اس کو تبلیغ کی لیکن وہ اپنے پرانے مذہب پر ہی قائم رہا اور جاتے وقت اُس کی درخواست پر آپؐ نے ایک فرمان جاری کیا جس میں یہ حکم دیا گیا کہ کسی مسلمان کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ خانقاہوں پر زبردستی اپنا حق جتائے یا ان کو کسی قسم کا نقصان پہنچائے ان کی صلیب کو توڑے یا اُن پر کوئی پابندی عائد کرے۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں۔ اب یہ حکم کس قدر سخت ہے۔ حضرت عمرؓ نے بھی آنحضرتؐ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان تمام علاقوں کے لئے جو مسلمانوں نے عیسائیوں سے فتح کئے تھے ایک خاص حکم نامہ جاری کیا جس میں یہ اعلان کیا گیا کہ کسی مسلمان فاتح سردار یا حکمران کو یہ اجازت نہیں دی جاتی کہ وہ راہبوں کو کوئی نقصان پہنچائے۔ اُن کے چرچ میں دخل اندازی کی جائے یا اُن کی صلیب وغیرہ کو توڑا جائے (صلیب کا لفظ وہاں پر خاص طور پر لکھا ہوا ہے) تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ مسلمانوں نے چرچوں میں رکھے ہوئے بتوں کو کبھی نقصان نہیں پہنچایا اور اس طرح کسی بھی مذہب کی عبادت گاہ کو مسمار نہیں کر دیا ہمیشہ رواداری سے کام لیا۔ خانہ کعبہ کی بات ہی اور تھی۔ وہ جس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا، مسلمانوں نے اس کو اسی طرف لوٹا دیا جو انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق تھا۔

(بشکریہ "النصر" لندن ۱۷ر جنوری ۱۹۸۶ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مکتوب بنام ناظر صاحب

مکرم غلام نبی صاحب ناظر ساکن یاڑی پورہ محکمہ زراعت میں ملازم ہیں۔ کشمیر ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر ان کو نظمیں پڑھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ ایم اے (کشمیری) کے نصاب میں ان کی ایک کتاب تنقید بھی شامل ہے۔ کئی ادبی انجمنوں کے آپ صدر ہیں۔ سیمناروں میں شامل ہوتی ہیں کشمیری میں دس کتابیں تنقید، تحقیق وغیرہ پر چھپ چکی ہیں۔ اب اردو کی تصنیف انعام کے لئے یوپی میں زیر غور ہے۔ کشمیر کے رسالہ جات میں اردو و کشمیری میں مضامین شائع ہوتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مکتوب بنام ناظر صاحب ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں

(ادارہ)

۲۴؍۲؍۸۳ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادرم مکرم غلام نبی ناظر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے خط کے چند فقرے پڑھ کر ہی لکھنے والے کا نام دیکھنے پر مجبور ہو گیا کیونکہ یہ کوئی عام خط نہ تھا۔ زبان محض ظاہری طور پر ہی دلربا اور مرصّع نہیں تھی بلکہ ہر فقرہ کی رگ و پے میں اخلاص اور سچائی کا رنگ خون کی طرح موجزن تھا۔

ہر چند کہ بہت معروف ہوں اور بے شمار دوسرے کاموں کے علاوہ بعض اوقات تو آٹھ آٹھ صد خطوط کے جواب روزانہ دینے پڑتے ہیں آپ کا خط پڑھتے ہوئے دل ہی دل میں فیصلہ کیا کہ اس پیارے اور پُر خلوص دعاؤں سے معطر خط کا جواب اپنے ہاتھ سے نہ دینا ناشکری ہو گی۔

آئندہ کے لئے ذہن نشین رہے کہ اگرچہ خود جواب دینا ممکن نہ ہو گا لیکن میرے قلبی جذبات خود جواب دینے کا تقاضہ جاری رکھیں گے۔

آپ کے خط میں اخلاص کی ایسی خوشبو تھی اور ایمان کا ایسا رنگ تھا کہ کشمیر کی فضاؤں کی مہک اور اس کے گلوں کا رنگ ان کے سامنے ماند دکھائی دیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے سب بچوں اور اعزاء اور اقرباء کو اپنے پیار سے نوازے اور جذبۂ ایمان اور قوت عمل میں بہت برکت دے اور ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھے اور سعید بخت بنائے اور نیک انجام کرے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا نور ہر سمت پھیلانے کی توفیق بخشے۔ آمین

عزیزان مظفر احمد سلمہٗ۔ محمود احمد سلمہٗ منصور احمد سلمہٗ اور عزیزہ امتہ الجمیل سلمہا کے دعائیہ خطوط بھی مل گئے ہیں۔ ان سب بچوں کو محبت بھرا سلام اور پیار دے دیں۔ امید ہے وہ اس ایک خط کو ہی اپنے سب خطوں کا جواب سمجھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی طرف سے آپ کی آنکھیں ہمیشہ ٹھنڈی رکھے اور یہ آپ کی خوشیوں سے خوش رہیں۔ خدا حافظ والسلام

خاکسار مرزا طاہر احمد

۵؍۳؍۸۳ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیارے برادرم مکرم غلام نبی صاحب ناظر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی نظم ملی پیار میں نہلائی ہوئی

آپ کا خط ملا اخلاص میں مہکا ہوا خط

چشم ہر شعر تھی بھیگی ہوئی کجلائی ہوئی

مست عرفان۔ مہکتا ہوا بہکا ہوا خط

اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص اور ایمان اور رفعت فکر و نظر اور قوت عمل صالح میں بہت برکت دے خوشیوں سے معمور لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر بھرپور مثمر ثمرات حسنہ مقبول بارگاہ خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اپنے بچوں اور اقرباء کی طرف سے سینہ طمانیت سے بھرا رہے اور آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمیشہ آپ اپنے رب سے راضی اور آپکا رب آپ سے راضی رہے۔ میری دلی تمنا اور دعا ہے کہ کشمیر کے متعلق میرے خواب و خیال کی دنیا واقعات کی دنیا میں ڈھل جائے اور ہم اپنی خوابوں کی تعبیر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں (یعنی کشمیر کے لوگ احمدیت کو قبول کر لیں) خوابوں کو تعبیر میں بدلنے کے لئے جہاں تک تقدیر کا عمل دخل ہے اُس کا حصول محض دعاؤں کے ذریعہ ممکن ہے جہاں تک تدبیر کا تعلق ہے وہ ہمیں خود کرنی ہو گی۔ دعاؤں سے مدد مانگتے ہوئے حکمت اور تدبر کے ساتھ اپنی تمام خدا داد صلاحتیں جہاد فی سبیل اللہ میں جھونکنی ہونگی بڑوں اور چھوٹوں مردوں اور عورتوں کو

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

"غلام احمد کو مان لو تو کوئی نہ کافر ہے جہاں میں"

بعنوان "انقلابی نظم" ہفت روزہ "ختم نبوت" نومبر ۱۹۸۵ء میں عبدالرزاق انقلابی کی گندہ دہانی پر مشتمل نظم کا طرح مصرعہ ہے کہ
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
اس نظم کا ایک شعر یہ ہے ؎
وہ ابن مریم کہ جس کی تعریف سے ہے لبریز پاک قرآں
مدد تھی روح القدس کی جس کو جو آسماں پر ہے زندہ تاباں
اس کا منظوم و لطیف جواب محترم سید امتیاز شاہ صاحب آف لندن کے قلم سے ملاحظہ فرمائیے (ادارہ)

ہے گالیاں دینا جن کا شیوہ، نمایاں ہے اُن کی بے حجابی
وہ "لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ" بھولے ہیں یہ بھی قسمت کی ہے خرابی
جو دین کو لہو و لعب سمجھیں کہاں نصیب ان کو کامیابی
جو خود کو تبدیل کر نہ پائے وہ آئے ہیں بن کے "انقلابی"
کرے گا وہ انقلاب برپا فنا ہے جو فخرِ دو جہاں میں
غلام احمد کو مان لو تو کوئی نہ کافر ہے جہاں میں

وہ دُور افتادہ ایک بستی میں نُورِ اسلام جلوہ گر ہے
وہ جس کے سر پر خدا کا سایہ ہے ملکِ فارس کا اک بشر ہے
وہی ہے مہدی وہی ہے عیسیٰ خدا کی قدرت بھی جلوہ گر ہے
وہ اک سمندر ہے جس کی لہروں میں رحمتِ باری مستتر ہے
ہے دیکھنا گر خدا کا جلوہ تو دوڑ کر آؤ قادیاں میں
غلام احمد کو مان لو تو کوئی نہ کافر ہے جہاں میں

وہ ابن مریم کہ جس کی تعریف سے ہے لبریز پاک قرآں
وہ جس کی عصمت کی دے رہا ہے گواہی اب تک خدائے یزداں
جو خاتم المرسلینؐ سے پہلے تھا کیسے اب تک ہے زندہ تاباں
کرو تدبر تو موت اس کی ہے تیس آیات سے نمایاں
یہی وہ نقطہ ہے جس کو سمجھانے مہدی آیا ہے قادیاں میں
غلام احمد کو مان لو تو کوئی نہ کافر ہے جہاں میں

وہ جس کی شہرت کا ڈنکا بجتا ہے اس زمین اور آسماں میں
جو خاتم المرسلینؐ ہے جس کا نہیں ہے ثانی کوئی جہاں میں
جسے خدا نے ہے دی فضیلت جو بن کے رحمت رہا جہاں میں
وہ جس کی تقدیس کی دہائی، وہ جس کا چرچہ کر و بیاں میں
سنو کہ اک اس کا ادنیٰ خادم بتا رہا ہے کچھ اسکی شاں میں
غلام احمد کو مان لو تو کوئی نہ کافر ہے جہاں میں

یہ "وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ" کی ہے پاک تفسیر۔ احمدیت
جو اہل ایماں تھے ان کے خوابوں کی ہے یہ تعبیر۔ احمدیت
جو نور ظاہر ہوا عرب میں ہے اس کی تنویر۔ احمدیت
وہ جس کو کہتے ہیں "خیر اُمت" ہے اس کی تقدیر۔ احمدیت
"جہاد و ایماں" کی منکشف حسین تصویر ہے زماں میں
غلام احمد کو مان لو تو کوئی نہ کافر ہے جہاں میں

وہ جس کی خاطر بنایا عالم، یہ چاند تارے یہ بحر اور بر
جو خود ہے سورج ضیا ہے جس کی ہوا ہے سارا جہاں منور
وہ اعلیٰ و ارفع شان جس کی نہ پہنچ پائے کہیں تصور
وہ شانِ خلوت کہ جس کی عظمت ہیں قابَ قوسین کا ہے منظر
یہ پاک سیرت اولوالعزم ہے یہ کہہ رہا ہے اسی کی شاں میں
غلام احمد کو مان لو تو کوئی نہ کافر ہے جہاں میں

"خدا بخش لائبریری پٹنہ میں ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی تقریر"

از مکرم سید بشیر احمد صاحب سیکرٹری تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی۔ بہار

مکرم ڈائریکٹر صاحب (Director) خدا بخش لائبریری پٹنہ بہار کی دعوت پر عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے احمدی پروفیسر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے "قرآن اور سائنس" کے عنوان پر شام پونے چھ بجے سے لگ بھگ ساڑھے سات بجے تک خدا بخش لائبریری کے ماحول میں انگریزی میں تقریر کی جو بفضلہ تعالیٰ بہت پسند کی گئی۔ پٹنہ کی جانی پہچانی شخصیتوں اور نوجوانوں مرد و زن نے شرکت فرمائی۔ ساٹھ ستّر کے قریب معززین شہر شریک ہوئے۔ تقریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ حاضرین بہت خوش ہوئے۔ بعض سوالات کے جوابات مکرم سید فضل احمد صاحب ریٹائرڈ آئی جی اور آپکے صاحبزادے سید محمود احمد صاحب نے بھی دیئے۔ پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا رہا۔ اللہ تعالیٰ بہترین نتائج ظاہر فرمائے آمین ؛

ولادت

محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ کی دختر عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ سلمہا اہلیہ مکرم چوہدری سلیم احمد صاحب محمود چیمہ ابن مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲/۱/۸۶ کو پہلی بچی سے نوازا ہے الحمد للہ۔
زچہ و بچہ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ نومولودہ کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر نیک و صالحہ اور خادمہ دین ہونے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے ——— (ادارہ)

درخواست ہائے دعا

• ۔ خاکسار کے بہنوئی کی صحت و سلامتی اور اپنی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر میں دس روپے ادا کئے گئے ہیں۔ خاکسار:
فریدہ جلال خان حیدرآباد

• ۔ خاکسار کے والد محترم کافی عرصہ سے بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار:
ملک محمد اقبال قائد مجلس خدام الاحمدیہ مجیدہ

• ۔ مکرم سید حمید الدین صاحب آف جمشید پور بہت بیمار اور کمزور ہیں موصوف کی صحت و سلامتی اور اہل و عیال کی دنیاوی و جسمانی ترقیات کیلئے درخواست دعا ہے (ادارہ)

حدیث کہتی ہے آل احمد میں اک ایسے حکم العصر کو دیکھو
جو یہ کہے دیکھنا ہے آدم کو آدم آ کے مجھ کو دیکھو
جو نوح، موسیٰ تو اور عیسیٰ کو دیکھنا ہو تو مجھ کو دیکھو
جو خاتم الانبیاء کو ملنا ہو، دیکھنا ہوں مجھ کو دیکھو
"جو شان اس کی نہ سمجھے کیونکر وہ آ کے گا اس کی شان میں
غلام احمد کو مان لو تو کوئی نہ کافر رہے جہاں میں

وہ جس کی بعثت کا تذکرہ خود رسول مقبولؐ نے کیا ہے
خدا نے یہ ماہ و رکے خادم کو شرف آقا عطا کیا ہے
بنا کے شمس و قمر کو شاہد خدا نے کتنا کرم کیا ہے
اسی کو مانا ہے جان و دل سے یہ فضل ربّی کی انتہا ہے
وہ شرف انسانیت ہے آؤ کرم بھی پالو جگہ مکاں میں
غلام احمد کو مان لو تو کوئی نہ کافر ہے جہاں میں

بدر کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے (مینیجر بدر)

تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱)۔ مورخہ ۱۳ر جنوری ۱۹۸۶ء کو مکرم غلام محی الدین صاحب ولد مکرم عبدالخالق صاحب لون کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ قبل ازیں مورخہ ۲۴ کو ان کا نکاح مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرمہ کبریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم سلیم خان صاحب ساکن تالبرکوٹ (مقیم قادیان) کے ساتھ پڑھایا تھا۔ حسب پروگرام بعد نماز عصر تلاوت اور نظم خوانی کے بعد محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب قائمقام امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی بعدہ بارات مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کے مکان پر پہنچی جہاں تلاوت و نظم کے بعد قائمقام امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

(۲)۔ مورخہ ۲۵ کو مکرم رشید احمد صاحب ولد مکرم منشی احمد صاحب ساکن منکوٹ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی قبل ازیں ان کا نکاح بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چھکو خان صاحب ساکن کرڈالی کے ساتھ پڑھایا تھا۔

پروگرام کے مطابق بعد نماز عصر مسجد مبارک میں تلاوت اور نظم خوانی کے بعد محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب قائمقام امیر مقامی نے اجتماعی دعا کروائی بعدہ بارات مہمان خانہ میں پہنچی یہاں تلاوت اور نظم خوانی کے بعد محترم قائمقام امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کروائی۔

قارئین سے ان ہر دو رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ادارہ)

اعلانات نکاح

(۱)۔ مورخہ ۱۳ر فروری ۱۹۸۶ء کو مسجد مبارک میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے مکرم شیخ عبدالباری صاحب ولد مکرم شیخ عبدالرزاق صاحب ساکن کوسمبی سونگھڑہ کا نکاح کا اعلان عزیزہ بشیرن بی بی صاحبہ بنت مکرم شیخ عبدالحکیم صاحب مرحوم ساکن کوسمبی سونگھڑہ سے مبلغ پندرہ ۱۵۰۰/- صد روپے حق مہر پر فرمایا۔

اس خوشی کے موقعہ پر مکرم شیخ عبدالرزاق صاحب مبلغ ۲۴ روپے اعانت بدر میں ادا کئے جزاہ اللہ تعالیٰ۔

(۲)۔ مورخہ ۱۶ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے عزیز عبدالقیوم صاحب ٹیلر ولد دیوان چند صاحب کا نکاح عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد خضر صاحب باجوہ درویش کے ساتھ مبلغ ۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر پڑھایا۔

اس خوشی کے موقعہ پر مکرم عبدالقیوم صاحب ٹیلر نے مبلغ ۱۲/- روپے اعانت بدر میں اور مکرم محمد خضر صاحب باجوہ نے مبلغ ۵/- روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاھما اللہ تعالیٰ

(۳)۔ مکرم منظور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر قادیان کا نکاح مکرمہ زہرہ جبیں بنت مکرم عزیز احمد صاحب ملک زمان نگر اگرہ کے ساتھ بعوض مبلغ تین ہزار روپے حق مہر مورخہ ۷ر فروری ۱۹۸۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے پڑھا قارئین بدر سے ان رشتوں کے روحانی جسمانی اعتبار سے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

بقیہ مکتوب

سبھی کو مصروف عمل ہونا پڑے گا۔

وہ قومیں جو (روحانی) فتح کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہیں اُن کی (روحانی) فتح محض خوابوں کی دلہن بنی رہتی ہے یہاں تک کہ رفتہ رفتہ وہ خود خواب و خیال ہو جاتی ہیں

والسلام

خاکسار مرزا طاہر احمد

ہماری پیاری شفیق پھوپی جان صاحبہ وفات پاگئیں

ہماری پیاری شفیق پھوپی جان محترمہ سارہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل مرحوم ۲۳ر جنوری ۱۹۸۶ء کی صبح ساڑھے پانچ بجے آسنور میں وفات پاگئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار ہونے کے علاوہ روزانہ بلاناغہ تلاوت قرآن مجید کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ نے ہمارے پھوپا جان مرحوم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل کے ساتھ ساتھ جماعتی تعلیم و تربیت کا فریضہ نہایت احسن رنگ میں انجام دیا۔ مرحوم نے لجنہ اماء اللہ آسنور کی صدر کی حیثیت سے لجنہ کو کافی مضبوط اور مستحکم کیا۔ بہت سی بچیوں کو قرآن مجید کے نور سے منور کیا۔ جماعتی جلسوں میں ہمیشہ پابندی وقت سے شریک ہوتی تھیں تقریباً ہر سال قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کرتی تھیں اور اکثر تین چار مہینے سردیوں کے مرکز سلسلہ میں گزارتے تھے۔ ایک بار جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی شمولیت اختیار کی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ آل انڈیا کشمیر کے صدر تھے اس زمانے میں مولوی عبدالواحد صاحب فاضل مرحوم نے نہ صرف جماعت کی خدمات خاص طور پر انجام دیں بلکہ تحریک آزادی جموں و کشمیر میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں اور اسکی پاداش میں مولوی صاحب کو ڈوگرہ حکومت کے جیل میں بھی جانا پڑا اور مظفر آباد کی جیل میں موسم گرما میں آپ کو اتنی سزا اور اذیت دی گئی کہ دماغی عارضہ لاحق ہو گیا اور زندگی بھر اس بیماری کے دورے آتے رہے۔ اس دوران ہماری پھوپی جان مرحوم مولوی صاحب کا بہت خیال رکھتی تھیں اور اس بیماری کی حالت میں کئی کئی راتیں آرام نہ کرتی تھیں مولوی صاحب مرحوم کی ۵۰ سال سے بھی زیادہ عرصہ کی تبلیغی زندگی کے بے شمار واقعات ہیں جن میں ہماری پیاری پھوپی جان مرحوم نے اِن کے دوش بدوش کام کیا

ہماری پھوپی جان مرحومہ ہمارے لئے جان سے پیارے آقا کے لئے اور جماعت کے لئے بکثرت اور خصوصیت کے ساتھ دعائیں کیا کرتی تھیں۔ آپ کی جدائی سے ہم سب افراد خاندان پر بہت گہرا اثر ہے آپ موصیہ تھیں اِن کی تدفین ۲۴ر جنوری ۱۹۸۶ء دن کے ساڑھے گیارہ بجے کوریل کے قبرستان میں جہاں محترم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل مرحوم دفن ہیں ان کے پہلو میں عمل میں آئی۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر و جمیل کی توفیق بخشے۔ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام بخشے اور ہم سب افراد خاندان پر اپنا فضل فرمائے۔ آمین۔

خاکسار نے اپنی پھوپی جان مرحومہ کی طرف سے مختلف مدات میں ۲۴۴/- روپے دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین والسلام

(خاکسار:۔ عبدالحکیم جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ آسنور کشمیر)

دعائے مغفرت

مکرم عبدالخالق رشی نگر سیکرٹری جائیداد جماعت احمدیہ آسنور مختصر علالت کے بعد مورخہ ۲۰ر جنوری ۱۹۸۶ء کو دن کے گیارہ بجے وفات پاگئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بزرگ بہت مخلص۔ صوم صلوٰۃ کے پابند سلسلہ کے لئے نہایت ہی درد رکھنے والے وجود تھے۔ مرکزی نمائندگان کی عزت۔ جماعتی چندوں میں باقاعدہ جماعت کے ہر چھوٹے بڑے سے پیار کرنے والے وجود تھے۔ دعا ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر و جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح سے حامی و ناصر ہو آمین۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں جنہوں نے مختلف مدات میں ایک سو روپے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

(ادارہ)

پوپ جان پال دوئم مدراس میں

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے وسیع پیمانے پر تبلیغ

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

کیتھولیک عیسائیوں کے عالمی مذہبی رہنما پوپ جان پال دوئم اپنے دورۂ ہندوستان کے سلسلہ میں مورخہ ۵ فروری ۱۹۸۶ء بروز بدھ صبح گیارہ بجے مدراس میں تشریف لے آئے۔ عیسائیوں اور شہریوں کی طرف سے انہیں خیر مقدم کیا گیا۔ طیران گاہ سے پوپ پال سیدھے سینٹ تھامس پہاڑ تشریف لے گئے۔ اسی مقام پر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بارہ حواریوں میں سے ایک سینٹ تھامس کی یادگار قائم ہے۔

حضرت یسوع مسیح علیہ السلام نے اپنے صلیبی واقعہ کے بعد مشرقی ممالک اور ہندوستان کی طرف ہجرت فرمائی تھی۔ اُس وقت آپ کے یہ حواری تھامس بھی ہمراہ تھے۔ یا مسیح کے نکل جانے کے بعد ان ہی علاقوں میں گمشدہ بھیڑوں کی تلاش اور ان میں تبلیغ کے لئے آپ بھی روانہ ہوئے تھے۔ آپ اپنے سفر کے دوران مدراس بھی تشریف لے آئے تھے۔ اور اسی مقام پر یعنی سینٹ تھامس پہاڑی پر آپ کو دشمنوں نے قتل کیا تھا۔ آپ کا مقبرہ مدراس میں میلاپور میں اب بھی موجود ہے۔ جہاں ایک بہت بڑا چرچ (کلیسا) جو سینکڑوں سال قبل کا تعمیر شدہ ہے موجود ہے۔ پوپ پال اسی دن بعد دوپہر اس چرچ میں بھی جہاں تھامس کا مقبرہ ہے تشریف لے جا کر دُعا کی تھی۔ شام کے ۴ تا ۶ بجے مدراس کے مشہور سمندر کے کنارے MARINA BEACH میں ایک دُعائیہ پروگرام بھی ہوا۔ اس میں پانچ لاکھ کے قریب عیسائیوں نے شرکت کی۔

جان پال دوئم کی آمد کے اِس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ مدراس نے نہایت وسیع پیمانے پر تبلیغی پروگرام مرتب کئے جو بفضلہ تعالیٰ بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے۔ اِس موقعہ پر جماعت احمدیہ نے انگریزی اور تامل میں دو قسم کے بڑے بڑے WALL-POSTERS تیار کئے۔ یہ اشتہار جماعتِ احمدیہ کی طرف سے پاپائے روم کا خیر مقدم کے زیرِ عنوان تھا۔ اِس کے بعد سب سے پہلے مندرجہ ذیل آیت قرآنی کا ترجمہ لکھا گیا۔

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْــٴًـا۔

یعنی اے اہلِ کتاب۔ تم ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ۔ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر اور مشترک ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم خدا کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں۔

اِس آیت قرآنی کے بعد مندرجہ ذیل دو حوالہ جات انجیل میں سے پیش کرتے ہوئے اہلِ کتاب کو توحید کی طرف دعوت دی گئی۔

"اے اسرائیل سنو! خداوند ہمارا خدا! ایک ہی خداوند ہے۔ اور تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔" (مرقس کی انجیل ۳۰ : ۱۲)

"ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔"
(یوحنا کی انجیل ۳ : ۱۷)

انگریزی اور تامل میں طبع شدہ یہ تقریباً ایک ہزار اشتہارات خدام الاحمدیہ نے مسلسل دو راتیں یعنی رات کے ۱۰ بجے تا سویرے ۴ بجے تک شہر کی ان تمام شاہراؤں پر نہایت نمایاں جگہوں پر چسپاں کئے جہاں پوپ پال کو دیکھنے کے لئے ہزاروں لوگوں کے کھڑے ہونے کے لئے جگہیں بنائی گئی تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ اشتہارات ہزاروں لاکھوں لوگوں نے پڑھے۔ نیز شہر میں جہاں جہاں پوپ جان پال کے پروگرام مقرر تھے ان علاقوں میں بھی یہ اشتہارات کثرت سے چسپاں کئے گئے۔

اس کے علاوہ مدراس۔ ویلور۔ اور تروچناپلی سے بیک وقت لاکھوں کی تعداد میں شائع ہونے والے تامل روزنامہ DINATHANTHI میں اور انگریزی روزنامہ INDIAN EXPRESS میں مورخہ ۵-۲-۸۶ کی اشاعت میں جس دن پوپ پال کا مدراس میں ورود تھا مذکورہ بالا اشتہار شائع کیا گیا۔ اس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پوپ پال کا خیر مقدم کرتے ہوئے تمام اہلِ کتاب کو عموماً اور تثلیث کے پوجاریوں کو خصوصاً توحید کی دعوت دی گئی ہے۔

نیز مدراس سے شائع ہونے والے واحد اردو روزنامہ "مسلمان" میں بھی مذکورہ مضمون پر مشتمل اشتہار دیا گیا۔ اِس طرح بفضلہ تعالیٰ انگریزی تامل اور اردو جاننے والے لکھو کھا انسانوں کو اِس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے تبلیغ حق پہنچائی گئی۔

نیز نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ہزاروں کی تعداد میں مندرجہ ذیل دو انگریزی پمفلٹ بھی بانٹے گئے۔

(1) LATEST FINDINGS ABOUT JESUS CHRIST
(2) ADDRESS TO HIS HOLINESS THE POPE JOHN PAUL-II

یہ دونوں پمفلٹ سمندر کے کنارے میں منعقدہ دُعائیہ پروگرام میں جہاں اس میں شرکت کے لئے لاکھوں کی تعداد میں لوگ آئے ہوئے تھے۔ ہمارے خدام نے بہت ہی مستعدی کے ساتھ تقسیم کئے۔ لوگ بڑی محبت اور بڑے شوق سے لے کر پڑھتے رہے۔ اِس طرح بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو اس موقعہ سے کما حقہٗ بہترین رنگ میں تبلیغ حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو نتیجہ خیز بنائے۔ آمین۔

اِس تبلیغی مہم میں جن احباب جماعت اور خدام نے دن رات ایک کر کے نہایت مستعدی اور توجہ دہی سے سرانجام دیئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

پاکستان کے ایک مجسٹریٹ کا غیر اسلامی اور غیر انسانی فیصلہ

تاریخ شاہد ہے کہ کلمہ طیبہ پڑھنے یا اس کا بیج لگانے پر تشدد سوائے قریش مکہ کے کسی حکومت یا قوم نے نہیں کیا۔ مگر آج جماعت احمدیہ پر حکومت پاکستان عملاً ایسا کر رہی ہے۔ مکرم محمود احمد صاحب امینی نے لندن سے روزنامہ وطن لندن ۳/۷/۸۶ میں شائع ہونے والے ایک فیصلہ کا تراشہ بھجوایا ہے جس میں ایک احمدی کو کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر سزا دی گئی ہے۔ خصوصی درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم محمد منیر صاحب پر اپنا خاص فضل نازل فرمائے جو محض کلمہ کی خاطر یہ تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ اور ان کی معجزانہ بریت کے سامان پیدا فرمائے اور پریشانی کو دور فرمائے آمین۔ اخبار کا مکمل متن ملاحظہ ہو:

کلمہ طیبہ کا بیج لگانے والے قادیانی کو ایک سال قید بامشقت کی سزا دے دی گئی

قادیانیوں کا خود کو مسلمان ظاہر کرنا تعزیرات پاکستان کے تحت جرم ہے مجسٹریٹ درجہ اول ٹوبہ ٹیک سنگھ
ٹوبہ ٹیک سنگھ (نمائندہ وطن) مجسٹریٹ درجہ اول ٹوبہ ٹیک سنگھ ملک مشتاق احمد نے ایک قادیانی محمد منیر کو کلمہ طیبہ کا بیج جیب پر لگانے کے جرم میں ایک سال قید بامشقت اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی۔ محمد منیر نے اپنی قمیص کی سامنے والی جیب پر کلمہ طیبہ کا بیج لگا رکھا تھا اور گھوم رہا تھا۔ اسے سمجھایا گیا مگر وہ باز نہ آیا اس پر پولیس نے اسے گرفتار کر لیا اور تفتیش کے بعد چالان عدالت میں پیش کیا گیا ملزم نے کلمہ طیبہ کا بیج لگانے اور احمدی فرقہ سے تعلق رکھنے کا اقرار کیا اور اپنی صفائی میں کوئی شہادت پیش نہیں کی۔ عدالت نے استغاثہ اور صفائی کے دلائل سننے کے بعد فیصلہ دیا کہ ملزم نے کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر خود کو مسلمان ظاہر کیا ہے جو دفعہ ۲۹۸ تعزیرات پاکستان کے تحت جرم ہے۔ عدالت نے کہا صفائی کے اس موقف کو تسلیم نہیں کیا گیا کہ آرڈیننس میں کلمہ طیبہ کا بیج لگانے کی واضح طور پر ممانعت نہیں کی گئی اور ... کے تحت ملزم کو ... کا ... حاصل ہے۔ عدالت نے محمد منیر کو ایک سال قید بامشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ جرمانہ ادا نہ کرنے پر اسے مزید تین ماہ قید بھگتنا ہوگی۔

سری لنکا میں تبلیغی و تربیتی مساعی

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس مشن

سری لنکا کا محلِ وقوع ہوائی اور بحری شاہراہ پر ہونے کی وجہ سے نہایت اہم ہے۔ اس کی کل آبادی دو کروڑ ہیں جن میں پچھتر فیصدی بدھ مت اور پچیس فیصدی ہندو عیسائی اور مسلمان ہیں۔ احمدیوں کی تعداد بارہ صد ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اکتوبر ۱۹۸۳ء میں آسٹریلیا میں مسجد اور احمدیہ دار التبلیغ کا سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد سری لنکا تشریف لائے۔ اور سات روز حضور کا وہاں قیام رہا۔ ہندوستان سے احمدی احباب کو بھی وہاں جاکر زیارت کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ حضور کی تشریف آوری کے لئے انتظامات کے لئے خاکسار کو وہاں متعین کیا گیا تھا۔ اور میں نے ترجمان کے فرائض بھی ادا کئے۔ اور اب بھی ڈیڑھ ماہ کے لئے ۴؍ اکتوبر سے وہاں جاکر تربیت و تبلیغ کے سلسلہ میں کام کیا۔

حضور اولین خلیفہ ہیں جنہوں نے اپنی آمد سے سری لنکا کو مشرف فرمایا جہاں جماعتِ احمدیہ کا قیام ۱۹۱۵ء میں خلافتِ ثانیہ میں ہوا تھا۔ دیگر ممالک کو جاتے ہوئے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ۔ حضرت ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب رضؓ (سابق مہر سنگھ) حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ بی اے (مبلغ ماریشس) اور حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ وزیر آبادی نے بھی کچھ کچھ دن قیام کرکے پیغامِ احمدیت پہنچایا تھا۔ اور کیرالہ کے مبلغ حضرت مولوی بی عبد اللہ صاحبؓ فاضل مالاباری بھی مرکز کی ہدایت پر وہاں بار بار جاتے رہتے ہیں۔ محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر (مبلغ ماریشس) بھی کچھ عرصہ وہاں مبلغ مقرر رہے ہیں۔

میری حالیہ قیام کی کارکردگی کے بارے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں میری اور مکرم محمد ظفر اللہ صاحب نیشنل پریذیڈنٹ صاحب کی پیش کردہ رپورٹوں کا ملخص یہ ہے۔

تمام جلسوں۔ اجلاسات اور مجالس مذاکرہ میں میری تقاریر ہوئیں۔

(۱)۔ تربیتی اجلاسات

کولمبو۔ نگمبو۔ پسیالہ اور پولہ نردہ میں نو تربیتی اجلاسات ہوئے اور چار مجالس مذاکرہ (سوال و جواب) منعقد ہوئیں۔ نگمبو کی جماعت نے زیادہ استفادہ کیا۔ وہاں بعد نماز فجر درس القرآن کے علاوہ محلہ وار درس کا انتظام رہا جس میں دور کے محلہ جات کے احباب۔ خواتین اور اطفال بھی ابتدأً قریبًا چالیس اور پھر ڈیڑھ صد کی تعداد میں شامل ہونے لگے۔ سات خطبات کا ترجمہ کرکے میں نے کیسٹ بھرے اور ایک ایک گھر میں سنانے کا انتظام کیا۔

(۲)۔ جلسہ سالانہ

۱۷؍ نومبر کو بمقام نگمبو جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ جس میں دیگر مقامات کولمبو۔ پتلام۔ پسیالہ۔ پولا نردوہ اور گمپلہ کے احباب نے بھی شرکت کی۔ آغاز تہجد سے ہوا۔ پھر نماز و درس قرآن اور ناشتہ کے بعد خدام و اطفال کے قرآن خوانی۔ نظم خوانی۔ اور تقاریر کے مقابلے ہوئے۔ اور اول۔ دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دئے گئے۔

سہ پہر کو جلسہ ساڑھے چار گھنٹے جاری رہا۔ جس کا افتتاح سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور پیغام سے ہوا۔ میری دو تقاریر ہوئیں جس میں ضیاء والے آرڈیننس کے بارے پوری تفصیل سے تردید کرکے حقیقت آشکار کی گئی۔ چار دیگر احباب نے بھی تقریریں کیں یہ ساری کاروائی ویڈیو اور آڈیو میں ریکارڈ ہوئی۔ جلسہ کی حاضری بفضلہ پانچ صد تھی۔

(۳)۔ اجلاسات لجنہ

لجنہ کے کولمبو اور نگمبو میں پانچ اجلاسات ہوئے۔ نگمبو میں لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کا اجتماع بھی ہوا۔

(۴)۔ دورے

مکرم نیشنل پریذیڈنٹ صاحب محترم رفیع الدین صاحب جنرل سیکرٹری اور میں نے نگمبو کے علاوہ پسیالہ۔ گمپلہ اور کنڈی اور پولہ ناردہ کا دورہ ایک ہفتہ میں کیا۔ پولہ ناردہ کی جماعت کولمبو سے ڈیڑھ سو کلو میٹر پر واقع ہے جس تک سری لنکا کے مرکز احمدیت سے پہنچنا آسان نہیں۔ خاکسار کا خطبہ وغیرہ ان کی تقویت کا موجب ہوا۔ تمام سفر میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

(۵)۔ اشاعت لٹریچر

پانچ کتب۔ فولڈر وغیرہ میں اردو سنہالی میں شائع کئے گئے۔ پاکستانی آرڈیننس مجریہ اپریل ۱۹۸۴ء کی تائید میں سری لنکا جمعیۃ العلماء نے جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ عائد کیا اور اس بارے میں ایک اشتہار تمام مساجد میں چسپاں کیا۔ اور اسے روز نامہ "ڈیناکرن" نے بھی شائع کیا۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق حضور کے خطبات سے اس کا جواب چھتیس فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہے جسے جماعت شائع کرے گی۔ فوری اشاعت کے لئے اس بارے میں چند صفحات کا مرتب کردہ کتابچہ زیر طبع ہے۔

فولڈر بابت حقیقتِ ختم نبوت۔ ہمارے عقائد (مرتبہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ) ظہور امام مہدی کتابچہ خاکسار کا مرتبہ شائع کردہ جماعت مدراس پانچ ہزار کی تعداد میں دیدہ زیب شکل میں سری لنکا کی سنٹرل کمیٹی نے شائع کرکے وسیع پیمانہ پر تقسیم کیا۔ سری لنکا ریڈیو سے جمعیۃ العلماء کی طرف سے اعلان نشر ہوا کہ یہ کتابچہ مسلکِ اہل سنت والجماعت کے خلاف ہے۔ اسے کوئی مسلمان نہ پڑھے۔ ابھی تک امام مہدی کا ظہور نہیں ہوا۔

(۶)۔ دار المطالعہ کا افتتاح

بمقام پسیالہ عین بازار میں جہاں کئی مساجد مسلمانوں کی ہیں۔ احمدیہ دار المطالعہ کا افتتاح خاکسار نے کیا۔ یہاں اولین پبلک جلسہ میں آرڈیننس مذکورہ کے خلاف اور اعتراضات کی تردید میں خاکسار کی تقریر ہوئی اور اسی روز جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی منعقد ہوا۔ پہلے جلسہ میں دیگر جماعتوں کے احباب نے سپیشل بسوں میں آکر شمولیت کی۔ حاضری پانصد تھی۔ دونوں جلسوں کی تقاریر مساجد میں علماء اور مخالفین نے سنیں۔ چونکہ تعلیم یافتہ طبقہ متأثر ہوا اس لئے علماء نے ایک خصوصی اجلاس میں مشورہ کرکے یہ اعلان کیا کہ اس دار المطالعہ میں کوئی مسلمان نہ جائے نہ ہی کسی احمدی سے تعلق رکھے۔ لیکن فتویٰ کفر وغیرہ بے اثر ہے۔ اور مسلمان کتابچہ طلب کر رہے ہیں۔

دار المطالعہ کو پختہ تعمیر کرنے کے لئے میری تحریک پر مطلوبہ رقم سے بہت بڑھ کر احباب نے پونے نو ہزار کے وعدے کئے۔ اس وقت سے چندوں کے اندر سوا پانچ ہزار روپیہ جمع ہوئے۔ سیمنٹ۔ کلاک لائٹ وغیرہ کے مزید وعدے الگ ہیں۔ کام شروع ہو چکا ہے۔ ایسی فوری توجہ غیر احمدیوں کے لئے حیران کن تھی۔ جنہوں نے کہا کہ اُن کے ہاں تو چند روپے بھی فراہم نہیں ہو سکتے۔

(۷)۔ بیعتیں

بفضلہ تعالیٰ ایک پولیس افسر مع اہلیہ اور چار تعلیم یافتہ احباب نے بیعت کی۔ فالحمد للہ۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظرِ شفقت سری لنکا کی جماعتوں پر اور خاکسار پر بھی ہے۔ اپنے ایک دستخطی مکتوب میں حضور نے خاکسار کو رقم فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ساتھ آپ کی مدد فرمائے اور احمدیت کی سربلندی کی توفیق دے۔"

احبابِ جماعت سے سری لنکا کی جماعتوں کے لئے اور اپنے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

اَفضلُ الذّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA -700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

یار وجو مژدہ آنے کو تھا وہ تو آچکا ۔ یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

بی ۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کیلئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

- الیکٹریکل انجینئرس
- الیکٹریکل ورکنگ
- لائسنس کنٹریکٹس
- موٹر وائنڈنگ

C - 10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 } ٹیلیفون نمبرز BOMBAY -58.

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا

(فتح اسلام ۔ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی بٹن مل

نمبر ۵-۲-۱۳۰ فلک نما ۔ حیدر آباد ۔ ۵۰۰۲۵۳

مَحبّت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ۔ تپسیا روڈ ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA -700039.

"AUTOCENTRE" — تار کا پتہ :-

23 - 5322
23 - 1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ ۔ مینگو لین ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے :- ایمبیسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے آٹو پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C - 10.

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI -571201

PHONE NO. { OFFICE:- 806.
RESI.- 283.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17 -A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY -8.

ریگزین ۔ فوم ۔ چمڑے ۔ جنس ۔ ریگ ۔ پولیسٹر سے تیار کردہ بہترین ۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس ۔ بریف کیس ۔ سکول بیگ ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ۔ ہینڈ پرس ۔ منی پرس ۔ ... اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

13, SANTHOME HIGH ROAD,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. { 76360
74350

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ ۔ نیو پارک سٹریٹ، کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْہِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس ۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسز ۔ مدینہ میدان روڈ ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس ۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"

(کشتی نوح)

پیشکش :-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE - PAYANGADI - 12 . CANNANORE - 4496.

حیدرآباد میں — فون نمبر :- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد ۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۱)

فون نمبر :- 42916 ۔ ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بون ۔ بون میل ۔ بون سینیوز ۔ ہارن ہونس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۳/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے"

(فتح اسلام صفحہ ۱۵)

AIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب لیدر، سلیپر، ہوائی چپل، نیز پی وی سی پلاسٹک اور کینوس کے جوتے